من توکلت علی اللہ فہو حسبہ
گلدار فطرت
جواب تحفۃ الہند

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اس حمید ایسند پرستیو کا شکریہ ادا کرتا ہوں کہ جسنے قلم کو زور اور زبان کو طاقت دی اور سوا اسکے ہر فرد بشر میں وہ جوہر عطا کئے ہیں کہ جنکا بیان کرنا صرف طوالت ہے اب میں اپنے بادشاہ جمجاہ آصف زمان نواب نظام الملک میر محبوب علیخان بہادر خلد اللہ ملکہ و دولتہ کا شکریہ بجا لاتا ہوں کہ جنکے عہد حکومت میں ہر طرف امن و امان نے اپنا جلوہ دکھایا ہے اور اس مملکت کا انتظام بخوبی کیوں نہ ہو کہ جیسے ہیں شہریار کا ویسا وزیر با تدبیر نواب محمد مظہر الدین خان رفعت جنگ بشیر الدولہ اعظم الامراء امیر کبیر آسمانجاہ بہادر ہیں شعر زبان پہ بار خدایا یہ کسکا نام آیا ٭ کہ میرے نطق نے بوسے مری زبان کے لئے سبحان اللہ زہے چنین شہریار چنان ٭ یہ حقیر فقیر نسبتاً پشت سے نمکخوار دودمان ممدوح ہے ہر چند چاہتا تھا کہ اپنے آقای نامدار کی تعریف و توصیف کچھ لکھوں مگر یہ طاقت کہاں ہے کہ ایک زبان سے اوس ممدوح کی مدح ادا کروں

اگر ہر موی من گردد زبانی ٭٭ نتوانم یک از صد ستائی ٭٭ نیارم گوہر شکر تو سفتن ٭٭ سر موئی ز احسان تو گفتن

اب ناظرین باتمکین کی خدمت میں عرض پرداز ہوں کہ انشا ہیچمدان نے یہ کتاب باوجود عدم فرصتی تین مہینے کے عرصہ میں لکھا ہے اگر جا بجا کہیں غلطی ہو براہ نوازش معاف فرماویں اور دعای خیر سے عاصی کو یاد

شکر اوس پرم آتما کا کس سے ادا ہو سکتا ہے کہ ہر شی کو اپنی قدرت
تماشا گاہ عالم مین اور خلقت سے خلقت انسان کو افضل اپنی شناخت
کے لئے بنایا جوہر عقل تمیز نیک و بد کیواسطے عطا فرمایا اونکی اصلاح کو
پیروان اقسام مذاہب پہ انتظام کے لئے جتایا تاکہ اعمی جہل بصیرت
واقف اسرار قدرت ہوویں اور نابینا نادانی سے باز آکر بینائی قدرت
اقتضائے عالم کے واسطے ظہور اوتار ہو کر فسق و فجور نابود کیا بندوبست [illegible]
پیغمبروں نے ورود پاکر حق و باطل کو جتایا مجھ ناچیز کی کیا طاقت
کہ بحر ذخار معرفت مین غوطہ ماروں جب بید نیتی نیتی کا اقرار کرین پھر
اس ضعیف البنیاد کا کیا مقدور کہ گوہر مقصود پر قبضہ کرے جب پیغمبر
ما عرفناک حق معرفتک کا دم بھرتے ہین تو مین کس شمار ہوں مگر عبد اللہ
صاحب نومسلم کی کتاب مسمی بہ تحفۃ الہند نے مجبور کیا جو کہ [illegible]
صاحب شوق کے پاس موجود تھی اور ان صاحب موصوف نے بھی
بہت اصرار کیا اور فرمایا کہ ضرور اسکا جواب لکھو تا دوسرے ہنود اپنے عقائد کی
معترف ہوویں چونکہ مصنف نے نافہمی کے سبب دوسرے مذاہب پر بہت لکھا
علی الخصوص توہین مذاہب ہنود کی بلکہ اپنی ہی رہبر عقل کار [illegible]

ستے ہین وہ اصحاب دونون فعلون سے پاک تھے چونکہ افعال کا اثر نہین
ہوتا تھا وجہ یہ کہ بجز ہستی مطلق کے کسیکی ہستی یا اپنی ہستی پیش نظر
رکھتے تھے کہ افعال نیک و بد موثر ہون چنانچہ راجہ جنک اور سکھدیو جی کی
کیفیت سے ناظرین سمجھ سکتے ہین کہ راجہ موصوف ایک پیر مین صندل
ملواتا تھا اور دوسرا پیر آتشدان مین رکھتا تھا پھر دونو فعل اثر نہین کرتے تھے
ایسا ہی دوسری حکایت کو مصنف نے نافہمی سے جو دل مین آیا تصور فرمایا اور
شریک اسلام ہوا خیر اب بھی اوسی مذاہب مین اپنے عقائد دینی پر مسلم
رہکر عبادات دینی کو ادا کرے اور عقیدہ راسخ رکھے اچھا ہے ورنہ مصنف کی
عقل پر گمان ہوتا ہے کہ اگر پھر کوئے غیر مذہب اپنے مذہب کی خوبی
اور دوسرونکے مذہب کی برائی سمجھا کر ترغیب دے تو حضرت کے
اعتقاد کا پیمانہ عمر بھر لبریز نہوگا بلکہ مدام ڈانواڈول رہین گے اور اصلی
مطلب کو خیرباد کہینگے ناظرین بنظر انصاف سمجھ سکتے ہین کہ اصل
سب مذہب کی ایک ہے البتہ فروعات مین کچھ فرق ہے اگر
بچشم حقیقت دیکھا جائے تو بعض شریعت ہندو کی مانند طریقت
مسلمانونکے ہے اور طریقت ہندو کی مانند شریعت اہل اسلام کے

مثلاً شریعت اہل اسلام میں سب جاندار کو بندہ اور بیچون و بیچرا کو مالک و
مختار ویسا ہی طریقت ہنود کا حکم ہے چنانچہ سنیاسی وغیرہ کا دھرم ایسا ہی ہے
اور طریقت مسلمان میں لفظ ہمہ اوست کا یقین کرتے ہیں اور زبان بر لحاظ بحر
شریعت کی نہیں لاتے اسطرح شریعت ہنود کا حکم ہے اور خدای تعالے کا
نام ہر ایک زبان میں جدا جدا پایا جاتا ہے مگر حقیقت میں ایک مثلاً چانول کو
اردو میں چانول تلنگی میں بیم مرہٹی میں تندل کہتے ہیں دراصل ودہی ایک شئی کا
نام ہے اگر نافہمی سے ایک کو زشت اور دوسرے کو نیک تصور کریگا تو خوبی عقل
اب تھوڑا سا تھوڑی کیفیت ترجمہا لشنبو مہادیو شکتی کی بیان کرنا ضرور ہے
تا آگے دقت نہو

جانا جاوے کہ مطابق مذہب ہنود کے خداوند تعالے جل شانہ موصوف بہ صفات
گوناگون ہے اہل انصاف سمجھہ سکتے ہیں کہ صفت موصوف سے اور
موصوف صفت سے جدا نہیں جس جس صفت سے عالم میں موصوف کو پہچانتے
یعنی خداشناس ہوے اوس صفت سے خدا کا نام مشہور ہوا بقول
اہل دل بہر نامیکہ خوانی سر بر آرد کا قول مصدق ہے جیسا کہ لشنو نام
خدا تعالے سے مراد ہے معنی اس صفت کی یہ ہے کہ ہر ہر شئے میں بسا ہوا

کیا نباتات کیا حیوانات اور ارض و سما وغیرہ مین اور عالم کی پرورشی و راستی
اور نیکو کاری کا مرجع اور روح کل بغیر اسکی ہستی کے دوسری کے
ہستی نہین اسلئے پروردگار اور رب اور ست یعنی حق اور واجب الوجود
وغیرہ کہتے ہین چنانچہ مرزا بیدل علیہ الرحمۃ چہار عنصر مین فرماتے ہین
کہ واجب الوجود در اپنشد برہما خوانند اور برہما کہ یہہ بھی نام خالق سے مراد ہے
معنی اس صفت کی یہہ ہے کہ پیدا کرتا ہے ہر چیز کو اور عقل عطا فرماتا
ہے اور علم عرفانی سے بہرہ ور کرتا ہے رئیسون کو اور عقل کل کا منبع بنا
عین الوجود اسواسطے آفرینندہ خالق پیدا ہا تا مہیشت اور رجوگن کا مظہر
سمجھا جاتا ہے یہان بھی جناب بیدل قدس سرہ نے فرمایا ہے کہ عقل کل کے
را برہما میدانند اور برہما دیو کہ یہہ بھی نام جل جلالہ سے مراد ہے کہ معنی اس
کے یہہ ہے کہ برا سب سے اور اکبر قہار جبار کائنات کو عرصہ ہستی سے معدوم
کرنے والا جاتا ہے شیو اور سدا شیو بھی کہتے ہین کہ شیو کے معنی کلیان
یعنی بھلا اور سدا شیو کے معنی ہمیشہ بھلا اور مصدر نفس کل بلکہ عین نفس
الکل ہے اگر کسیکو شک ہو کہ صفت قہر مین بھلا کیا ہو گا تو جواب یہہ ہے
جب خود اپنے سے چھوٹ جاتا ہے تب عدم ہو جاتا ہے اور عدم

عین بھلائی ہے اگر لمحہ کے لئے ہو تو شیو اور ہمیشہ کے لئے تو سدا شیو اور
مرزا موصوف یہاں بھی فرماتے ہیں کہ سر الوہیت است برکرتی
مایا شکتی لچھمی سرستی بھوانی وغیرہ خواہش الٰہی طاقت الٰہی قدرت
الٰہی علم الٰہی وغیرہ کو سمجھے ہیں حکماء ہنود قدیم نے ہر ایک صفت کے
لئے علیحدہ علیحدہ طور پر بیان کیا ہے یعنی لچھمی بشنو کی مظہر زر و
دولت جس سے رزق وغیرہ دنیا کے کام برآمد ہوتے ہیں
اور حق الیقین وغیرہ ہوتا ہے حق الیقین وہ ہے جب ناظر اور منظور
طالب اور مطلوب عاشق اور معشوق ایک ہو جاتے ہیں خیال دوئی
مطلق جاتے رہتے ہیں اور سرستی برھما کی کہ جس سے ظہور علم
اور بوسیلہ علم انتظام عالم اور علم الیقین وغیرہ ہوتا ہے علم الیقین
وہ ہے کہ جو علم کے حصول سے اور تجربہ کاروں کی صحبت سے
میسر ہو ستی بھوانی وغیرہ مہادیو کی جس سے ظہور طاقت حس و حرکت
وغیرہ اور عین الیقین ہوتا ہے عین الیقین وہ ہے کہ جو جوگیشوروں کو
مشاہدہ حال پرم آتما سے کشف اور اشراق ہوتا ہے اگر اہل دل
اسمیں خوب غوض اور فکر کریں تو بہت سے اسرار منکشف ہونگے

کہ جسکا ظاہر کرنا منع ہے پس یہانتک جو کچھ اسرار ظاہر کرنے تھے تحریر کر دیا
اگر کتب مذکورہ کو ذہن نشین کرین تو یقین ہوتا ہے کہ تمامی کتب
ہنود جو بزیور معمات و نصایح سے مزین ہین جلوہ کرین گے
پس دانایان سرا پردہ حق سمجھ سکتے ہین کہ موصوف صفت سے
جدا اور صفت موصوف سے علیحدہ متصور ہے مگر خوبی ذہن
مصنف تحفۃ الہند ہے مثلاً کسی شخص کا علم یا طاقت یا قدرت
یا صفت یا روح یا عقل شخص موصوف سے علیحدہ قیاس
کیجا سکے یا ایک اس موقع پر ایک حکایت یاد آئی وہ یہہ ہے
حکایت از مثنوی شریف کسی ملک مین ہاتھی نہ ہوتا تھا وہانکے
باشندون نے سوائے نام سننے کے ہاتھی نہین دیکھا تھا اتفاقاً ایک
سوداگر ہاتھی فروش کا گذر ادہر سے ہوا اور اوسے یہہ علم تھا
کہ یہان کے باشندون نے ہاتھی کبھی نہین دیکھا ہے رقم معقول
پیدا کرنے کے لئے اندہیری بیت پوشیدہ کر رکھا جو کوئی آتا
بجز ٹکٹ مقرری کی اندر جا کر دیکھنے نہین دیتا اکثر وہانکے باشندے
[illegible] ہاتھ [illegible] لگے اور جس عضو سے [illegible] ہوتا

دُمی کو ہاتھی سمجھکر باہم لڑتے تھے کہ ہمنی ہاتھی دیکھا بطور اُنکے یعنی ستون کے مانند ہے
دوسرا جھٹلاتا تھا کہ دُوف سنبھالو مانند تخت ہے تیسرا جھٹلاتا تھا کہ در اصل کان آو
مانند سوپ یعنی غلہ افشانی ہے خیر جب قم سوداگر کے ہاتھ چرھی تب بیچنی کیواسطے
ہاتھی باہر نکالا جب سارے باشندے عقل کے دشمن قائل ہوے کہ ناحق آپسمین جھگڑتے تھے
واقعی سب کا قول درست تھا یہ ہیئت مجموعی یہہ تمام چیزین موجود ہین انتہی —
الحاصل ای انسان تمہاری خلقت سب خلقت سے بعطای جوہر عقل اشرف
بنائی اور اسپار راز دان کیا تمکو لازم ہے کہ مانند دو وداسطے انسانیت کو فراموش
نکرو عقل سے کام لو عقل کو لکڑی نہ مارو

جواب پہلے باب اعتقاد کا جسمین پہلی فصل کا جواب

مصنف نے پہلی فصل مین جو کہ خدا تعالی کی شناخت مین یہہ لکھا ہے کہ خداوند تعالے
حکیم و رحیم اور خالق اور رازق اور قدیر اور علیم وغیرہ بخود ہے اور بے شریک سو ہندو
بھی قبول کرتے ہین اور قائل ہین چنانچہ اسجا کیفیت بطور ہندو سنگھ اوتار سری برم آتما
یاد آئی سو بعرض تحریر ہے (حکایت سری نرسنگھ مہاراج) سابق مین
ایک راجہ ہرن کشپ نامی قوم دیت سے گذرا ہے کہ بریاضت شاقہ حاکم تینون طبقہ کا ہوا
اور بغرور حکومت مانند شداد کے اپنی کو خدا کہنے اور اپنی پرستش کی تاکید کرتا اور یہہ بھی

باعث غرور کا ہوا کہ اوس نے مرتکی دعا ریاضت شاقہ کرکر مستجاب کروائی تھی وہ
یہہ دعا مقبول تھی کہ کسی ہتیار سے نہ مرون کسی انسان یا حیوان یا ملائک یا جن وغیرہ سے
نہ مرون دن یا راتکو نہ مرون کسی طبق ارضی و سماوی پر نہ مرون اُدہر نہ مرون چہار عنصر
سی نہ مرون القصہ ناخدا ترسی اور ظلم و تعدی اوس راجہ کی نہایت کو پہونچی تب ظہور
اوتار سری پرم آتما کا جسے نرسنگہ کہتے ہین اسطرح ہوا کہ اوس راجہ ظالم کی پہلاد نامی
ایک لڑکا پیدا ہوا خوردی سے آثار خداشناسی کے نمایان تھے گرچہ اوستاد ناخداشناسی
کی تعلیم دیتا لیکن وہ عاشق کلمۂ حق زبان پر لاتا تا آنکہ یہہ خبر راجہ کو پہونچی اور راجہ نے
بہت سی زجر و توبیخ کی بعدہ بانواع عقوبت ڈرایا بلکہ مار ڈالنے کی سب تدبیرین کین مگر
وہ سب تائید غیبی سے بیفایدہ ہوئین حتے کہ ایکروز سر دربار عام ستون آہنین تیار
کروایا اور آگ تیز سے خوب تپوایا اوس عاشق صادق کو طلب کر کے کہا اب بہی میری خدائی کا
اقرار کر ورنہ تجہے اس ستون سی باندہ ہونگا تب اوس عاشق نے جواب دیا کہ میرا مالک ہر شی
مین موجود اور محیط ہے نہ کہ تو خدا ہے بلکہ ظالم اور ناخدا ترس ہے تب راجہ ظالم سخت غصہ مین
آیا اور کہا کہ اگر تیرا خدا اس ستون مین ہے دیکہتا ہون کسطرح بچاتا ہے یہہ کہا اور
باندہنے کیلئے دوڑا تب اوس ستون سی طراقہ کی آواز بڑی شدت سی آئی اور وہ
ستون شق ہو کر ظہور اوتار سری نرسنگہ جیمہاراج کا ہوا مونہہ اور ہاتہہ پانو تکے

بہچی اور رخ مانند شیر کے باقی تمامی جسم آدمی کا تھا غرض کہ جو قت اوس پر راجہ ہو دہی کے
دہلیز پر پکڑا اور زانو پر لٹا کر اسطرح استفسار کیا کہ اس وقت نہ دن ہے یا رات کوئی طبقہ
ارضی و سماوی ہے یا ادہر کوئی قسم کا ہتیار ہے مین ملایک یا انسان و حیوان وغیرہ ہون
یا کوئی چہار عنصری بہر حال تمامی دعائی مقبولہ جتلا کر شکم چاک کر ڈالا اور بہشت
کو حکم دیکر داخل فردوس علیین کر دیا ناظرین وہ کیسا قدیر اور رحیم اور کریم ہے
کہ قدرت سے دعائی مقبولہ کے سوا اسباب مرنے کو تیار کر دئی اور کیسا کریم ہے
کہ ایسے شخص کو بہشت مین بہیجدیا ناظرین تمامی قدرت حکمت وغیرہ اوس پر اتمام
کی متشرح ہوتی ہے پہر ہندو کسطرح قائل نہین ہین

جواب اختلاف نرگن و سرگن وغیرہ اور نقل نرائن مُنی

شناخت خدا تعالی مین موجب دین ہندو کچھ اختلاف نہین البتہ مصنف کے
سمجہہ کا اختلاف ہے کہ نرگن کو بی صفت اور سرگن کو صفت والا کہا ناظرین
یہہ مذہب ہنود ایسا بحر ذخار ہے کہ بجز تائید ربانی اور رہبری مرشد کامل اس
بحر ناپیدا کنار کے کنارے پہر پہونچنا ناممکن ہے چونکہ خدائی تعالے کے بی انتہا
نام اور بے نہایت صفت ہے کسکا مقدور ہے جو توضیح کر سکے چنانچہ شمہ اوپر
ذکر کیا گیا نرگن سے یہہ مراد ہے کہ کوئی گن نہین جو اوسکی ذات پر محیط ہو بلکہ گن معنی

دونو جہان مین بھلا ہوگا اور مختار رہیگا

جواب نقل جلندہر

جلندہر کی نقل مین جو کہ کارتک مہاتم اور پدم پُران مین مصنف نے اخذ کر کے بابت مہا
توہین کی نغو راس نقل کی سمجہنا چاہیے وہ یہہ ہے کہ انسان جامع خوبی و صفات ہے
جانئیے کہ مانند برندا کی عصمت حقی پر قائم رہکر تا محبوب رحق ہووے حق سے نا قابل قدیم
مراد بشوپری ہے جسکی حالت سابق مین ذکر کی ہے اور جلندہر غصہ قہر کہ کنایہ
غضب مہادیو جلندہر نام سے ہے وجود انسانی مین موجود ہے اور کبھی بیہودہ آشفتگی
مراد اندر کا آنا مہادیو کی پاس) لازمہ انسانی سے شایع ہو کر وجود انسانی کو
کہ برندا سے مراد ہی گہیر لیتا ہے) کہ گہیر لینے سے مراد غلبہ جلندہر کی زوجیت سے ہی
اوسوقت ہوش و حواس دیوتا ہیں منتراکم ہوتے ہین) یعنی جاجتر ہونا دیوتا ونکا جلندہر سے
مراد ہے) بطفیل تائید حق) کہ مراد نارد جی سے ہی آتی سے برجہا کے) مراد عقل
بہ نزول قہر الہی) کہ غصہ کا نتیجہ ہے اور بلا نمونہ قہر تادیب پاکر یعنی پانی رب
کا مانگنا مہادیو سے مراد ہی شکست کہانا اور ماری جانا جلندہر کا مہادیو
سے یہہ بات ہے کہ راہ راست پر آنا غصہ کی وجہ سے جو کہ بھلا ہوتا ہے یعنی شبہ
بمعنی کلیان جسے بھلا کہتے ہین و بدار حق حاصل ہوتا ہے کہ مراد ہی عصمت

الحق ہوتی ہی اور وصل کا مل سے مراد خود دیو یا آنا بچنے کا جل جانا تب حق ہی حق
ظہور پاتا ہے کہ مراد عاشق ہونا بشنو کا فراق برندا سے ہی اور اس ضمن میں بد دعا
دینا برندا کا بشنو کو اور پہنچنا بشنو کا بددعا سے برندا کی جو تحریر ہے یہہ ہے کہ جو
مرتا ہے یعنی خودی جاتی رہتی ہے تو ہوا ہوس کو کہ وجود ہی مراد ہے اپنی عمر کو برا
سمجھتا ہے جسکو بددعا سے مراد ہے اور پہنچنا اسی یہہ مراد ہے کہ حق کسیکے سخت و سست
یا بہتر و نیک کہنے سے برا یا بھلا انتقام نہیں کرتا سو جیسے پہنچانے سے مراد ہے
پس ارباب فہم سمجھ سکتے ہیں کہ حکما قدیم ہنود نے کس خوبی سے تشبیہ فراز تلقین کی تھی
ہیں جو ذریعہ سیلا پوجن وغیرہ جیسے بہت سی باتیں لکھتے ہیں آئندہ تراکیب پرستش ہنود
میں بیان کیا جائیگا

جواب کیفیت گنیش جی مہاراج

مصنف تحفۃ الہند حسب ہنود پیدا ہونا گنیش جی کا میل سے پاربتی کے وقت نہانے
کے اور آنا مہادیو جی کا روکا جانا گنیش جی سے اور مارا جانا گنیش جی کا اور ہاتھی کا سر
لگانا گنیش جی کے جسم پر اور ایسے افعال کو بد سمجھنا مصنف مذکور کا بیجا ہے وجہ یہہ
کہ پاربتی سے مراد جسم انسانی اور میل سے مراد ریاضت شاقہ اور گنیش جی سے مراد ظہور فضل الٰہی
و نتیجہ ریاضت ہے اور آنے مہادیو جی کے مراد ہار جانے مانعات ریاضت میں اور نفس جانے
سے مراد جیسے ریاضت میں نفس و غیرہ نامکن اور سر ہاتھی کا لگانے اور رجاحت

لی تھی اور لنگ نے اپنی بزرگی جتلانیکے واسطے دونوںکو ارشاد کیا کہ تم ہماری
لنگ کا امتحان لو بس وہ امتحان اس طور پر لیے کہ برہما ہنس کے شکل بنکر
بیٹھکر اوپر اوڑے اور بشنو نیچے پاتال تک گئے بہرحال دونوں نے دس ہزار
برس تک دورہ کیا مگر انتہا معلوم نہ ہونے سے اقرار خالقیت لنگ کا کیا
بوجہ درازی لنگ کے نومسلم صاحب نے اس نقل پر خوب ہے ہندوؤنکو اور
برہما بشنو کو مسخرا اور بیچیا وغیرہ جو طبیعت چاہی فرمایا مگر یہ تمام مسخراپن
نومسلم صاحب ہی نازل ہوتا ہے وجہ اوسکی یہہ ہے کہ اگر کوی آفتاب پر
تھوکے تو وہ اپنے مونھہ پر ہی گرتا ہے اور اگر چاند کو ڈھانپنے کیلئے خاک
ڈالے وہ خاک اوسی پر ہی پڑتی ہے وجہ اوسکی یہہ ہے کہ مہاتماؤن نے
سونچا کہ رجحان خلقت کا طرف استہزا کے ہوگا اور اصلی امر سے محروم
رہین گے اسلیے اس نقل کو اس پیرایہ تحریر کیا اصل یہہ ہے کہ انسان مین
راستی و نیکوکاری کہ مراد بشنو سے ہے) جب پیدا ہوتے ہے تب عقل
کہ کنایہ برہما سے ہے) ظہور پاتی ہے اور باہم جھگڑنے سے یہہ مراد ہے کہ
کوئی راستی کا باعث عقل کے ظہور کا سمجھین یا عقل کے سبب سے راستی کا ظہور
تصور کریں وہ دونون باہم ملزوم ہین اسمین اکثر نادان جھگڑتے ہین تب آواز غیب

اتی ہے کہ مجھ دیکھہ یعنی میری ذات جل جلالہ کو دیکھہ کہ مراد لنگ سے ہے او سوقت عقل فکر کرتی ہے کہ یہ مہا ہے عقل اور
ہنس سے فکر مراد ہے اور راستی بہت غور جاتی ہے کہ مراد شبنو کی یا تال تک جا پہنچی ہے مگر اوسکی ذات پاک کی انتہا نہ پا
عقل اور راستی محجوب ہوتے ہیں کہ مراد آزی لنگ اللہ تو جالعبت سے پوشیدہ نہیں کہ انسانکو لازم ہے کہ راستی سے یا عقل
ہی شناخت ذات جناب احدیکا بھروسا نکریں بلکہ اسکو اپنا معبود سمجھکر اوسکی کرم کا امیدوار رہے تا محبوب اور مطلوب کے

رخ کا مشاہدہ ہو

جواب اشلوک شیو پوران

شیو پوران کا ایک اشلوک حضرت مصنف نے تحریر کرکے یہ بھی سے یوں معنی کیے کہ شبنو کو درشن سے غور چھا ہوا ہے اور شبنو کی
خفگی موجب دوزخ ہے اہل انصاف عجب سمجھ ہیں اول تو یہ اشلوک مسلم کا ہی بنایا ہوا ہوگا دلو فرضنا اس سے معنی
یہ مراد ہے کہ ہر چند راستی و نیکوکاری ہر آدمی کو اچھی ہے لاکن مستغرقان دوام کو محجوب بازرکھتی ہے چونکہ عاملے سینہ کو
اول مرتبہ بوجہ اوکتانیکی نیکوکاری کی ہدایت اعلی دل لگی کے کرتے ہیں مگر عادۃ اوسکی رفتہ رفتہ طرف بدکاری بھی
ہو جاتی ہے کہ بدکاری موجب دوزخ ہے سلئیے مقتا شیو پران کا بہت اچھا ہے کہ دوام حالت استغراق و محجوب ہیں کہ
اسمے بھلا او گلیاں ہے کہ مراد شیو سے ہے اور نیکوکاری مراد شبنو سے لیکر بطور معمایوں تحریر فرمایا

جواب مقولہ بیدانت شاستر

بیدانت شاستر کو [illegible] مصنف نے بھی یوں لکھا کہ اہل بیدانت یعنی وانی جب خدا سے پہنچتا ہے تب جاتا
ہی جاتی ہے معاذ اللہ کیا سمجھے ہیں آپ نے حضرت کو کہیں کا نہ رکھا مادرین احمق معنی یہ ہیں کہ انسان

اور پھر حضرت مذکور نے یہ بھی فرمائی ہیں کہ کوئی شاستر سمجھے اور کوئی کچھ لکھتا ہے سو ہندو اپنے ہی خیال کریں
اور شاستروں کو چھوڑ یا سچ کریں انتہی واللہ حضرت مذکور کو جنون ہوگیا اب تو نہ سمجھیں اول ہندوؤں کو
اور انکی شاستر کو جھٹلاؤ اور سمجھاتے ہیں کیوں نہیں پھر عین یہ سم ہیں ناظرین جبتک تائید الہی عقل سلیم
اور طبیعت حق الیقین وغیرہ وسائل خدادا کیلئے نہ پیدا ہونگی تب تک جھگڑوں میں پڑکر مطلوب حقیقی سے ناکام
رہینگے پہلے نفسانیت کو چھوڑ کر اپنے مطلوب کے حصول کی فکر کرو تا آرام جاودانی نصیب ہو کیونکہ اس عمر ناپائدار
کا کیا اعتبار ہے ہر دم کی قدر کرو اور مصنف تحفۃ الہند نے بعد بہت سے خیالات فاسد کو یہ لکھا ہے کہ ہندوؤنکے
دین میں تحریر ہے کہ جب کوئی شخص باغی یا سرکش پیدا ہوتا ہے تب خدا تعالی ایک شکل اختیار کرتا ہے
یعنی ایک خلقت میں اوترتا ہے اسلئے اوتار کہتے ہیں کہ جیسے ہم نے خدا کو جسم اختیار کیا از انجملہ دس اوتار کو
بہت اشرف جانتے ہیں چنانچہ اسکی تفصیل موافق کتب ہنود کے حضرت نے تحریر کی اور خوب ہی
کی ہیں یعنی یہ لکھا کہ کوئی صورت خوک میں اور کوئی اوتار کچھو و ماہی و نرسنگہ وغیرہ وغیرہ اور رامچندرجی
اور کرشن بسیم آتما کی خوب مذمت کی ناظرین منصف مزاج کو سمجھنا چاہئے کہ فقط بول چال میں
فرق ہے مطلب اصلی ایک ہے اور مصنف مذکور باوجود قابل ہونے التماس و شیریں کلمی بعضی
ہیں ہندوستان میں ہوئے ہیں مسلمانوں کو لازم ہے کہ انکی شان میں کچھ نہ لکھیں اگر لکھا پھر خود
ہی اپنی نوشت کا خیال نہ کرکر یہ بھی اصلی مطلب کتب ہنود کی ہیں جسکو اپنے لکھے کا خیال نہیں وہ
کسی کے سخن کو کیا سمجھیگا خود فضیحت دیگراں را نصیحت کا قول حضرت تحفۃ الہند کی شان میں

مصداق ہے اور سوای اسکے یہ دلیل کافی ہے کہ عیسوی مذہب میں حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو
خدا کا بیٹا اور ہنود میں اوتار وشنو خدا کا ظہور اور اہل اسلام میں پیغمبر انکو رسول یعنی قاصد خدا اور بعض
کہا ہے کا لکھنا اپنی شرح کے موافق درست بجا ہے چونکہ ان لوگونسے جو حرکات و سکنات وقوع
ہوئی ہے دوسرے انسان [illegible] ایسا ہونا ممکن ہے سابق اسی حصہ میں لکھ چکا ہون کہ اطوار طریقت اسلام
حسب شریعت ہنود و اطوار شریعت اسلام مانند طریقت ہنود ہیں بغور اور فکر سمجھنا چاہیے کہ ایک ہی مطلب
سب کا ہے چنانچہ شان میں آنحضرت صلعم کی احمد بے میم وغیرہ وغیرہ یہ کیا ہے ناظرین حالات دلائل
ملاحظہ فرماوین کہ بعضی صحیح اور بعضی کہتا ہے آنحضرت صلعم کو کیا کہا چنانچہ تمثیلاً ایک شعر لکھا جاتا ہے
شعر محمد سر وحدت ہے کوئی رمز اسکی کیا جانے شریعت میں تو بندہ ہے حقیقت میں خدا جانے ایسا ہی ہنود میں
بعد طی کرنے منزل شریعت کے طریقت والے مانند مذہب اسلام کے ہوتے ہیں اور قول و فعل اوتار ہنود کے
مصنف نافہم مفسر اسرار نفسانیت سے تحریر کئی ہے چونکہ سری کرشن پرماتما کو عیاش سمجھا چنانچہ خوب
زمانہ دراز سے آج تک کسی نے ایسا عیش نہ کیا کہ بیشمار عورتونسی مقاربت کی اور لطف یہ ہے
کہ سوای سولہ ہزار آٹھ سو آٹھ بیاہی کے کہ ہر ایک کو دس دس فرزند نرینہ اور ایک ایک لڑکی
پیدا ہوئی ہو دوسری بیشمار عورتونکو [illegible] معجزات بیحد مانند گوردھن پہاڑ کو سات
دن تک انگلی پر [illegible] برسات وغیرہ [illegible] تمام برج باسیکو اوسکی تلاطم سے
نگاہ رکھا [illegible] چالیس [illegible] اوران جہانکو پست کرنا و مغرور [illegible]

توڑنا مانند کنس اور جراسندہ کی اور مہابھارت میں درجودھن وغیرہ کو ہرا ڈالنا اور ہر ایک مطیع
کو مالا مال کر دینا خصوص سُداما جی کو دونوں جہان کا آرام مانند بہشت کے اسی دنیا میں دینا اور اونکی
کیفیات قدرت و معجزات کی سری بہاگوت کے دسم سکندہ میں یہ توضیح تحریر ہی چنانچہ اوسکی پڑہنے یا سننے سے
لطف بے نہایت خصوصاً حسن و عشق حقیقی کا جلوہ نظر آتا ہی اور تمام دوازدہ اسکندہ بہاگوت
اسرار عجیب اور تصوف سے مملو ہے اور طرفہ یہ کہ ابتدائے عالم سے انتہائے عالم تک کی کیفیت کہ جسکی پیشینگوئی کا
امتحان ہوتا آیا ہی اور ہوتا رہیگا مرقوم ہے اور ساری کائنات کی حقیقت کیا حالت فرشتگان اور کیا حالت
راجگان وغیرہ کل آفرینش عالم مسطور ہے اگر ارباب فہم و ذکا بغور ملاحظہ فرماوینگے اوسکا حظ
میری تحریر سے بڑہکر پاوینگے مگر مصنف تحفۃ الہند سے کج فہم اشخاص جیسے تعلیم میں لگے اور سری کرشن
پرم آتما کی یہ ادنی قدرت ہے کہ وقت داخل ہونے متہرا شہر کے کبجا نام کریہہ منظر کوزہ پشت عورت کو ایک لمحہ
میں حسین اور سیدہی کر دیا مگر ان دونوں وتاروں سے دو امر کی نصیحت واسطے رویہ و ہدایت عالم کے
مترشح ہوتی ہے کہ مانند سری رامچندر جی مہاراج کی گرہست یعنی دنیادار ایک عورت کر کے
باقی سے محترز رہیں اور سری کرشن پرم آتما کی وجہ سے یہ قیاس کریں کہ اگر اونکی مانند قدرت
ہر امر کی پیدا کریں تب آزادانہ طور پر رہیں نہ عقوبت آخرت میں ملوث رہینگے اگر اونکے طور پر
ضابطہ حواس خمسہ وغیرہ ہوویں تاہم ظاہری برائیاں بھلی نظر آوینگی ناظرین اگر مصنف مذکور
اس پر قائل نہوں تو ہم بلکہ تمامی اہل انصاف سمجھینگے بالکل یقین ہے کہ مصنف نافہم

موجود ہوئی ہی اور بعد موجود ہونیکی طبقہ اعلی کی نسل سی روی زمین پر ... ایسی تعبیر ...
زیادہ تر واضح لکھنا اسرار کا انکشاف کرنا ہی اہل دل جنکو کہ علم لدنی نصیب ہے سمجھ جائین گے
اور اگر مصنف تحفۃ الہند کی مانند اشخاص کو یا کسی ناظرین کی سمجھ مین نہ آئی تو یہ جواب کافی ہے
کہ تمامی مخلوق کی افعال و ظہر جو کی آتی ہین مذموم یا مرغوب یہ ممکن نہین ہین کہ سوا الله کے
سبکی افعال نیک ہون بس قصہ ہاروت وماروت کا دلیل کافی ہے کہ بسبب عشق زہرہ کے
زمانہ کا دہوان نامین اونکی کہ چاہ بابل مین وندہی لٹکے ہین جانا ہے ہرچند مصنف مذکور نے
بہی ہاروت کی قصہ مین سزا پانی کی وجہ یون تحریر کی کہ ان فرشتون مین انسانیت کی آگئی
تہی اسلیئی وہ مرتکب فعل شنیعہ کی ہوئی تہی سزا ہی قیامت تک پاتی ہین بہلا ناظرین غور کرین
ہین کہ اگر ہندونکی مذہب مین فرشتونکی بد افعالی کی سزا واقع ہوئی تو کیا تعجب ہے اور سوا
اسکی ہماری مذہب کی عابد اور فرشتہ باوجود دکہا رہی مذموم کیسی قدرت رکہتی تہی کہ اوکی
برای مانع ہر عبادات اور کمال پاکی اونکی تہوتی تہی وجہ قوی یہ ہے کہ کوئی فعل
بے رضا حکمت الہی کی نہین ہوتا چنانچہ نقل سے راجہ اپچر کی نطفہ کی کہ تحفۃ الہند مین
تحریر ہے وہ نطفہ کیسا قوی عمل رکہتا تہا خالی از حکمت عملی نہ تہا ناظرین انصاف
فرماوین کہ باوجود افعال مذموم کے نتیجہ نیک نکلی اصل مطلب نسب ہنود کا اظہار
قدرت جل جلالہ کا تہا وہ یہ ہے کہ اگر تم مین ایسی قدرت ہو تو افعال مذکور نہ ہونگی

افعال مذموم ہنکے افعال نیک کا اثر پیدا کرین سکے ورنہ عذاب الیم مین گرفتار ہوکر دوزخ نصیب ہوگا۔ کہ مصنف مذکور نے جو طبعیت چاہی اپنی عقل ناقص کو عقل کامل سمجھ توہین کی نہایت ہی برا کیا چونکہ ہر شی مین نور اوسکا چمک رہا ہے گویا اوسکی حکمت پر نقص کہنا ہے علی الخصوص بزرگان دین ہر مذہب کے مذمت تو نہایت بری ہے شعر نام نیکو رفتگان ضایع مکن ؛؛ تا بماند نام نیکت یادگار

جواب فصل تیسری کا

تیسری فصل مین نو مسلم مذکور نے چار کتاب آسمانی چار پیغمبر و نیز اور نہ اور سب مقدم قرآن مجید کو سمجھنا اور ہندونکے نزدیک چار بید کو کہ برمہا کی مونہ سے نکلی ہین کتاب آسمانی سمجھنا اور بعض ہندونکی مقولہ کو کہ چار حصہ بید کی بیاسجی نے کردا اور چار مونہ ہونا برمہا کا اور سبب اسکا چوتھی فصل مین لکھنے کا اقرار کرنا اور خوبیان قرآن مجید کی بطور مختصر لکھنا معہ وجہہ خوبی سکے تحریر کیا سو جواباً ہدیہ ناظرین باانصاف ہے سمجھنا چاہیے کہ ہین اونکے اوصاف اول لکھہ چکا ہون اونکی مونہ سے چار بید پاک نکلی ہین کہ ہر ایک پاک کو بید کہتے ہین اصل مین ہر ایک بید کا کچھہ ترجمہ ہر ہر عصر کے پیغمبرونکی زبان کی مطابق اترا ہے مگر اول کتب آسمانی کہ چہار بید سے مراد ہے ہندو کے الہی نازل ہوئی ہین یہ تمامی قوم جونکہ یہ ہندو کی قوم ابتداء عالم سے عاقل عالم

حاصل منظور نظر جناب باری رہی ہے چنانچہ ہندوستان قدیم سے جای بخت روی زمین رہا
تا آنکہ زمانہ راجہ کھیمی چند تک عمل روی زمین کے سلاطین و قوم مطیع تھے بعد انکے ظہور کلجگ کا
کہ آئندہ حصہ دوم میں تشریح تحریر ہوگی ہوا تب سے ہر ایک جا عمل خود سر اور بہت تغیر تبدل ہو
آئی اور ظہور کلجگ کا عاقل و ہوشمند کم ہونے لگا اسوقت سری بیاس جی مہاراج نے بید کے معنی سمجھے
اور چاروں بید کی تشریح کی کہ جس سے ظہور بید انت شاستر وغیرہ چھہ شاستر اور اٹھارہ پوران او
اپ پوران وغیرہ ہوئے جسمیں کہ معرفت و حقیقت وغیرہ مندرج ہیں اس زمانہ کے اشخاص مانند مصنف
مذکور کی نافہم نہیں سمجھتے وجہ اسکی انحطاط زمانہ ہے اگر کوئی یہ خیال کرے کہ ہندوونکا ہی ہمارا نمیں تو
غلط ہے بلکہ عالم کیلیے انحطاط زمانہ کا ہو رہا ہے وجہ یہ کہ جوں جوں زمانہ گذرتا ہے ویسا ہی عقل و عمل
کم ہوتی ہے اسمیں کسی مذہب کی توصیف یا کسی مذہب کی توہین کرنا عین بیعقلی ہے پس جس وقت
کہ عروج کا زمانہ تھا پر مہا چار مہاپاک عالم پر ظاہر کیا چونکہ عالمین عقیل و فہیم تھے اور زبان
اوس زمانہ کی وہی تھی اون مہاپاکونکے معنی بخوبی سمجھکر تعمیل کرتی تھی بعدہ جسطرح انحطاط ہوتا
آیا ویسا ہی ہر زمانہ میں مانند بیاس جی کے مترجم ہوتی آئی حتی کہ چار ہزار برس کے قبل
سری بیاس جی نے ترجمہ کیا اور قران مجید کی تعریف ہنود کیونکر کریں سمجھیں جبکہ انہوں
اپنی مذہب کی کتابونکو ہر شخص کا تعریف کرنا بیجا ہے

جواب خوبی اول

خوبی اول میں نومسلم صاحب کا یہ اعتراض سراسر لغو ہے کہ مقتضای عقل یہ ہے
کہ جو کتاب آسمانی ہندو وغیرہ کی ہیں ایسی زبان میں ہو کہ وہ زبان دنیا میں بولی جاتی اور جو بھی
اوس کتاب کو نہیں ہو اونکی بولی خاص میں نہ زبان ہو نہ کہ وہ زبان جو کسی ملک میں بولی نہ جاتی
ہو بلکہ بید بہی نہ تھا کہ ہوں وغیرہ تھی ناظرین جس زمانہ میں کہ بید شروع پائی تھی اوس وقت وہی
زبان بولی جاتی تھی جو کہ بید کی زبان تھی رفتہ رفتہ زمانہ کی گردش سے فصاحت و بلاغت کم ہو
گئی اور وہ زبان تفصیل طلب ہو گئی اسلئے ہر ایک زمانہ میں عقلا تفسیر و شرح تیار کرتے گئی تھی
اب عاقل اور مفسر کم ہیں اور علم معاش کی جانب تمام مصروف ہو اور علم معاد سے اکثر عاری اس لیے خاص
وجہ سے بید سے اکثر کم واقف ہیں اور خاص زبان ہندوؤں کی وہی ہے جیسے سنسکرت کہتے
ہیں چنانچہ ملکی میں ایسی الفاظ زیادہ مشترک ہیں مگر بولی میں کم اس زبان کی فصاحت و بلاغت اور
قدیمی زبان ہونیکی وجہ سے اکثر اہل فرنگ قائل ہیں چنانچہ اہل جرمن نے اپنے ملک میں اس زبان کا
رواج شروع کیا ہے اور ہندوستان میں فاتح قوم نے مدرسہ میں بچوں کو یہ علم
پڑھانے کی تاکید کر کے زبان سنسکرت سکھانے کے واسطے نوکر رکھے ہیں پس دلیل نہ بولے
جانے زبان کی حضرت نومسلم نے غلط لکھی اگر اس سے زیادہ ناظرین کو خواب دیکھنا
منظور ہے تو یہ ہے کہ اب اردو زبان کا رواج سب قوم میں ہے چاہیے تھا کہ کل مذہب
کی کتابیں اردو میں ہوں مگر شرف ہر قوم کو اپنی خاص زبان کی کتاب پڑھنے کا ہے

کہ کتاب ہای مذکورہ ہر قوم کی ایسی فصیح بلیغ ہین کہ زباندان اردو ترجمہ ویسی فصاحت کی
مساوات نہین کر سکتی چہ جائیکہ کلام الہی سے استغفر اللہ نومسلم کی عقل کو کیا کہا جاوی سوای اسکی
کہ جواب جاہلان باشد خموشی

جواب دوسری خوبی

دوسری خوبی مین نومسلم نے یہ تحریر فرمایا جو شخص کہ حامل کتاب آسمانی ہو وہ بہمہ صفات نیکو
موصوف ہووے سو حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم ہین اور بہمہ کی مذمت کی ہے ہم
اوصاف کا ذکر کیا گیا دوبارہ حاجت تحریر نہین پس ہر ہر خوبی محررہ مصنف سے لوگ اسیطرح
جواب تصور فرماوین زیادہ طول کی احتیاج نہین العاقل تکفیہ الاشارہ

جواب فصل چوتھی

چوتھی فصلمین کل کیفیت فضیلت جناب رسالتمآب صلعم کی معہ معجزات معہ کیفیت کرامات اصحاب کبار
وغیرہ کا بیان ہے ہماری مذہب کا یہہ طریقہ نہین کہ خواہ مخواہ دلائل کر کر جہوٹ لاوین چونکہ ہمارے مذہب کا کتب احکام
کل کا یہی وجہ کہ کل انہین کے حاوی و محیط ہی جیسا کہ تحریر کر چکا ہون کہ چار بید کا ترجمہ چار رنو علم
او ترا ہی اور مذہب ہی دیکر کامل طور پر سب کے بہلی اگر کوی جرح کری کہ یہ کیا بات ہے کہ شیو مانند تنگم وغیرہ کے
بشنو کو نہین مانتی اور بیشنو مہادیو وغیرہ کو ناظرین یہہ بہی عقل ہی چونکہ ان مذاہب کے پیشوا اونکا
مقولہ وارادہ انکو احکام موزون و مناسب تہی مگر عام جہلا انہی اوسکی معنی دوسری پیدا کر رہا نہ تحقیق اپنے

اپنی کتاب میں جسکا ہی جواب سابق شیوہ پر ہم تحریر کی دلیل تحریر کر چکا ہون وہی کافی ہے ناظرین
ملاحظہ کر لیں اور پھر مصنف تحفۃ الہند نے ہنود کے دین کے پیشواؤں کی شان میں بڑا کلمہ اور خرابی عقل
ہنود کی اونکی احوال پر ظاہر کردی گئی تو ہمنے بھی مہا کی شان میں لکھی ہے اور چار بید و نکو جہان
سنکہ سے نکلنا اور تمامی خلایق کا برہما سے پیدا ہونا جس کہ کام دیو یعنی شہوت کو پیدا کر کر بردان دینا اور مہا دیو کا
اسکو نفس سے پیدا ہونا اور اپنی بیٹی سرستی کو پیچھے جماع کیواسطے دوڑنا گویا کام دیو کا بردان اونھین پر اثر کرنا
اور جس طرف سرستی کو بد نگاہ سے دیکھا اوسی جانب منہ ظاہر ہونا اور مہادیو کا برہما کا پانچواں سر کاٹ ڈالنا
اور اسی بدفعلی سے برہما کی پوجا موقوف ہونا اور سرستی کا ندی کی صورت پر ظہور کرنا کشمیر میں اور اور
کلام واہیات جو طبیعت چاہی برہما کی شان میں لکھی اور ہنود و نکی تضحیک اور پوتھیوں کی غلطی
ہو چکی بعبارت کلام کی تحریر کی سو حضرت اپنی عقل کہو بیٹھے اور دوسرو نکا منشا نہ سمجھکر رو بیٹھے
خلاصہ یہ ہے کہ ہم اور برہما سی عقل سے مصنف قدیم نے نقل کے طور پر بیان کیا ہے چند برہما وغیرہ کی
تصنیف سابق میں بھی تحریر ہے مگر اعادہ کرنا آگاہ کرنیکے واسطے ضرور ہوا تا ناظرین میری نافہمی تصور
نفرماوین نقل یہ ہے کہ خداوند تعالے نے روز ازل میں روحونکو بنایا اور پوچھا کہ الست بربکم یعنی آیا
میں ہون رب تمہارا جواب پایا انا انتا انتا یعنی تو تو ہے اور ہم ہم ہین تب جوہر عقل عطا فرما کر
پوچھا اوسوقت جواب قالو بلی پایا اس نقل سے یہ مضمون واضح ہوتا ہے کہ بدون عقل
[illegible] کا جلوہ نہوا ایس مصنف قدیم نے عقل کو مظہر خلایق تفہیم عالم کی واسطے تحریر کیا

اور سرستی سے مراد علم ہے اور چہی دو تیسی سے مراد ہی عقل اور علم لازم ملزوم ہین جب عقل کسیکو حاصل
ہوتی ہی تب علم حاصل کرنیکا شوق ہوتا ہی جیسے مصنف قدیم برمہا کا سرستی کو بیٹی ہونا تحریر
کیا پس علم کی حصول سے شناخت خداوند تعالی ممکن ہے کہ بی علم تو ان کی شناخت اور مہادیو برمہا
سرکاٹنے سے یہ مراد ہی کہ عجب اور غرور برمہا کے اور بکہسری مراد سے مہادیو یعنی جلال جل جلالہ عدم کرنیسے
تب شناخت او تعالی حاصل ہوتے ہے اور برمہا کا چار منہہ پیدا ہونا نظر سے سرستی کی یہ مراد ہی کہ بسبب
علم کی عقل سے تمیز تشریحات اربع عناصر حاصل ہوتی ہی جیسے برمہا کی چار منہہ ہونا نظری کیوجہ تحریر سے
اور بوجا موقوف ہونے برمہا کی اور سرستی کا ندی کیصورت پر ظاہر ہونیسے یہ مراد ہے کہ عقل و علم
محیط ہے حد مقرر کرنا نا ممکن ہے اور کوکہ جتنیر مین جو سرستی کا ظہور ندی کیصورت مین تحریر ہے وجہ یہ ہے کہ مقام
ریاضت گاہ اہل دلان تھا اسلئے وہانکی نہانیکو موجب حصول علم الہی وغیرہ جانتی ہین اسلئے قدمانی یون تحریر
فرمایا او منظور یہ ہی تہا کہ اگر کسی ندی یا مقام کو متبرک بنائینگے وہان عالم کو جا نہانیکا اور خیرات کرنیکا
شوق ہوگا تو بہت سے محتاجونکو اس حیلہ سے قوت ملیگا لہم خرما و ہم ثواب ہے ناظرین تیرتہہ اور برہام کی حقیقت
حصہ دوم مین اس کتاب کے لکھونگا مصنف تحفۃ الہند نے حکایات اہل اسلام مخفی رکہنی کی اور دیوان چند بہمن
سنگ زر دبرادر خیال سے کہ حقیقت مین وہ بہی اسیطرح کا تہا مضحکات ورداہیات کی تمثیل یہ بہی لکھا کہ [illegible]
اوس مصرجی سے پوچھا کہ مصر جیو اگر کوئی شخص راجہ سے ملاقات حاصل کرنا چاہی تو کسی معتبر کے وسیلہ
ملے یا فلان فلان بدکار کی وسیلہ سے کہ کتاب یا مذمت برمہا کی سنو اور سرستی کر ...

کہ دوام حالت استغراق میں رہتے ہیں اور نماز و روزہ سے چھٹتے ہیں کہتے ہیں یہ تحریر [illegible]
نہیں سمجھتے یا یہ کہ [illegible] دین سے خارج اور اللہ رسول کے دشمن صرف [illegible]
[illegible] بیوقوف جاہل کی بات کا کیا اعتبار جسنے ایک بت کو [illegible]
ہی شان میں لکھی انکی تصانیف چاہیے کہ نماز و روزہ معبود ملنے کے واسطے چاہے جب پا لیا [illegible] استغراق
اپنے معبود کا وصال پاتے ہیں پھر انکو احتیاج نماز و روزہ کی کب باقی رہی البتہ [illegible] تعالی سے
دوسری جانب کسیکی توجہ میں مصروف رہکر نماز و روزہ ترک کرتے تب حضرت [illegible] وغیرہ کہنا
بزرگان دین کے شان میں درست تھا

جواب چھٹی فصل بیان معبود کا

اس فصل میں حضرت معبود کو ایک سمجھنا مسلمانوں کا اور کلمہ کے معنی کہ برخلاف ہنود کا [illegible] انکو معبود سمجھنا اور انکی
تعظیم میں کیونکر شرک و بچاؤ ہو جسکی تفصیل آواہن منتر سے لیکر بسرجن منتر تک کرنا [illegible] جاننا
اس دلیل پر کہ خدا واحد کو چھوڑ کر دنیا کے لوگونکی اور بت پرستی انکو پوجتے ہیں [illegible]
[illegible] ہنس کہتے مہاتم اشلوک [illegible] جوالا مکھی کی [illegible] کہ ایک گڑھ [illegible] چشمہ [illegible]
[illegible] قدرت حق تعالی میں کوہ و چشمہ آتش خیز کا ہونا در تمام خلقت سے آگ پیدا ہونا وجود [illegible]
کہ اگر ایسا ہی تو دیا سلائی وغیرہ کی پوجا کرنا چاہیے اور اپنی جوالا مکھی [illegible] کی [illegible] ترک کی نسبت یا
دوسری چیز کی شکل اور پوجا گفتگو وغیرہ تحریر کی اصل یہ ہے کہ [illegible] سوائے [illegible] معبود کو [illegible]

بجز ذات باری سب طرح کے قادر سمجھکر اور بت بناکر پوجا کرتے ہیں
مطلب یہ ہے کہ بشنو وغیرہ سے کے بظاہر علیحدہ نام پائے جاتے ہیں لا حقیقت میں وہی ایک ہے
صاحب سے حاجت خواہ ہوتے ہیں گرچہ بظاہر وہ بھی بشنو کو خدا سے جدا سمجھکر شرک نسعود و دین
عقل کی خوبی ہے ایسا ہی شیوا و برہما وغیرہ وغیرہ کو سمجھنا چاہیے اور بت پرستی علیٰ ہذا القیاس
یہ ادنے شخص کم عقل سمجھ سکتا ہے کہ بت کو آدمی ہی بناتا ہے اسکی پوجنے سے کیا فائدہ ملے اصل
کہ دل آدمی کا اوس خدای پاک کیطرف بوجہ تفکرات زمانہ کے رجوع نہیں رہتا قدمانے دل رجوع
ہونیکے واسطے یہ امر جائز رکھا ہے جیسا کہ طفل بیمار دوا کی تلخی کیوجہ سے دوا نہیں پیتا لو
کی لالچ سے دوا پلاتے ہیں اوسطرح حکما قدیم ہنود نے طفلوں کو بطمع شیرینی بت پرستی و
پلاکر صحت کامل مرض فساد سے دی جب حقیقت میں نظر کیجاے تو سبب اور مسبب اور اسباب
ہوجاتا ہے مگر جبتک مرض مادی تو ہی استعمال ادویہ عمل کامل مجوزہ حکیم مرشد برحق سے دور
بیمار کو دیکھکر پلادین کبھی فائدہ نہ بخشیگا لہذا بت ایک اسباب کا کرنا لازم ہے
حکایت جنید علیہ الرحمۃ شبلی رضی اللہ عنہ سے خلوت میں ارشاد اشغال کر تاکید فرمایا گو
نہ ظاہر ہونا ہیں جب بوجہ غیرت حضرت شبلی کا اوبھا تب برملا سب کے سامنے سر بازار
تھا حضرت جنید تک خبر پہونچای جب حضرت نے طلب فرما کر استفسار کیا تب یہ جواب عرض کیا
کہ آپ غیر کے سامنے ارشاد کا انکشاف تحصین کیا اوسو حضرت جنید نے فرمایا کہ یہ لوگ گوا

لطف دکھائی خیر اب بھی فضل الہی ہے جو کچھ سو جا عرض کیا اور بہر آگے مصنف بدکو نے لنگ کی
پرستش ابد کہہ سے لطو آلت و فرج اور حکم لنگ کی پوجا یعنی آلت کی گت جانیسے روایت تحریر کی ایک یہ کہ
ایکوقت پاربتی مہادیو کی بیوی نے جماع کی خواہش کی اول تو مہادیو نے انکار کیا بعد جماع کیوقت ایسا
الت ہلایا کہ پاربتی بیقرار ہو کر بشنو سے فریاد اور التجا کی تب بشنو چکر سے لنگ کاٹ ڈالا آخر او دوسری
یہہ روایت کہ بعضے عابد سنیت مین تپ کیا مہادیو اونکی آزمائش کیلیے اونکی عورتونکے مقابل
لنگ کو ننگا کیا اوسوقت عابدونکی بددعا سے لنگ کٹ گیا تب سے لنگ کی پوجا کا حکم ہے اور گائے کو بہتر
جاننا اور اوسکو دان دینا اور سرگین اور موتر سے پاک سمجھنے پر اعتراضات سخت و ناموزون سمجھی کہ ناظرین علی
روایت کا منشا یہہ ہے کہ اکثر اشخاص مجرد رہنے کو اعلی سمجھکر ریاضت شاقہ کرتے ہین مگر اکثر دہوکا کہا کر اقسام
موانع مین مبتلا ہو جاتے ہین چاہیے کہ اول نفس کو زیر کرے یعنی شادی وغیرہ جو رضا الہی ہے کرے تا بیدفع [illegible] نفس
ہو کر نتیجہ ریاضت سے کامیاب ہو چنانچہ اس نقل مین مجرد رہنے کو پاربتی سے مراد لیا اور مہادیو سے نفس کو اور الت [illegible]
بوجہہ نفس ہوا و ہوس وغیرہ ہارجات سے مبتلا ہارجات ہونیکو مجامعت باہم اور استرضا الہی کو اور
دستگیری نامتناہی کو بشنو سے مراد ہے اور لنگ کو کاٹ ڈالنے سے مراد مطیع کرنا نفس شہوانی کا اور چکر سے مراد
شادی کرنا ہے رواج لنگ کی پوجا سے مراد اول شادی کرنا ہے بعد ریاضت الاخر او دوسری روایت یہ کا منشا
کہ بعد دنیا دار ہیکے ہر چند عابدونکو ہارجات مانع ہوتے ہین مگر ریاضت شاقہ کی وجہ سے یہہ نقصان نہین ہوتا سے
مراد دنیادار ہیکے اور مہادیو سے مراد نفس کی اور برہنہ کرنا آلت مقابل عورتون سے یہ مراد کہ ہارجات کا مانع

ہوتا بوجہ نفس کے اور لنگ کہتے ہیں جس سے مراد حاوی نفس پر ہونیکے ہے اور پوجا کرنے سے مراد
فرض و مقدم ہونا شادی وغیرہ کا کرنا تا نفس تھک جاوے الاخر ناظرین ایسے ہی
کلمات سودمند قدما کے معمات کی طور پر ہین اور گائے کی فضیلت کی وجہ یہ ہے کہ اس سے
بہت فائدہ ہین چنانچہ حکمت سے اسکا دودھ دہی وغیرہ بہت سودمند اور نر گاو
سے کام زراعت اور سواری کا بہت نکلتا ہے دونو نر و مادہ کی پرورش اور خیرات کرنا
صواب بیشمار ہے اور پیشاب و سرگین سے اسواسطے تصور کرتے ہین کہ جب متعدد گائے بیل ہین گے
تب نفر کیصورت مین نرکھین گے اور حکیمی خوراک سے محروم رہینگے اس لئے پوتر ہے چنانچہ جس
اقلیم مین اسن جانو کو کہانا مباح ہے وہان کمیابی اس درجہ ہے کہ بجائے روغن زیتون اور
چربی وغیرہ کہاتے ہین اور اس اعلی روغن سے محروم رہتے ہین ناظرین بہر تحفۃ الہند مین بھی اعادہ
اثبات خدا مین ہندو کی شاستر کا اختلاف جیسا بیدانت شاستر اور میمانسا اور
بیسیس شاستر کا مقولہ اور سانکہہ شاستر کا مقولہ پرکرتی تت برکرتی اور پاتنجل شاستر
کا مقولہ کے کیا کہانتک ہر ایک کا جوابات دو دو چار چار مرتبہ لکھوں یکجا لکھی ہوئی ہے

ناظرین غور فرما کر مصنف کے جواب فصل آٹھوین کا کی بیوقوفی تصور فرماویں

اسمین نقوداًت اور نومسلمونکی مشرح اور انکی ترغیب دینے کی سبب کرام فہم اشخاص کو لاجواب کرنیکی فضیلت مین
تحریر کیا ہے ناظرین با انصاف داد دین کہ کتاب یہ مسلمان ہونے سے یہ کہ اللہ تعالی کی حمد ایت کا قائل اور معتقد

ان سیمبر کا مقرر سو ہندو بھی اوسی مالک کا اتنا کچھ ظہور سمجھ کر پرستش کرتے ہیں اور شفاعت
ہمارے پاس اشت مراد ہی چنانچہ شیواشت والی شبنواست والی وغیرہ موجود ہیں اونکا وسیلہ چاہتے ہیں
کہ مسلمان بہی ہو جائیں اگر مسلمانی کا مدار ایک کا ایک جہوٹا کہا لینا ہی اور لعاب دہن چاٹ لینا اور
کہا لینا یہ خوبی عقل ہی مصنف مذکور نے نقلمین یہ بہی لکہا ہی کہ اگر ہمارا دین خدا کی طرف سے ہو اور تمہارا دین
ہمین ملاؤ در صورت برعکس تم ملو ناظرین سمجھین کہ اختلاف دین حسب رضای الہی ہے جو چاہی کہ رضای الہی
رہین اور قدرت مین دخل ندین لہذا اس پا وہ گولی کی ممانعت ہمارے مذہب مین ہے بلکہ مسلمانونمین بہی حکم
آیا ہی مصنف صاحب مذکور کی تو عقل ہی جاتی رہی ہے کہ آپ ڈوبی سو ڈوبے دوسرونکو ڈبو رہے ہیں یعنی
آپ بیوقوف تھے سو تھے دوسرے ہمجنس عقلکے دشمنونکو بہی لیے بیٹھے منشا قدرت الہی کا یہ ہے کہ عالمین انواع
آشنای قدرت و خداشناسی کی ہوں چاہیے کہ ہر شخص اپنے اپنے مذہب کے احکام کا پابند رہکر اصلی مطلب کا
رہے اگر ایسا ہی ہوتا تو سابق سے اختلاف کبہی نہوتا چنانچہ سکندر ذوالقرنین نے بہی کسی ایک شہر چاہا تہا
کہ سب ایزد پرست ہوں مگر نصف ایزد پرست ہوئے اور نصف یزدان پرست ہو سکے
نقل راست معلوم ہوگی ہندوونمین احتیاط کہانے پینے کی بہت وجہ یہ ہے کہ ہر ایک اپنی اپنی
موافق ہے کہ جو جو حکم روزی پیدا کرنیکا اور اکل حلال و ممانعات سے بچنیکی ضرور کرو تا تمہارے دلونکو
اندھیرا غفلت کا نہو اور ذریعی عبادت سے تمہارا کام نکل آئے اور نہ دلونکو بہت زنگ آلود
عمر ہی رائگان جائیگی پہر کام نکلنا ناممکن ہوگا سو گئے فرق ہوئے پس ایک فرق کی حالت

کتب معتبرہ ہنود مین بڑی خوبی سے درج ہین ناظرین ملاحظہ فرمالین کیونکہ بہت کتب ہین جنکا
ترجمہ ہونا اس فلسفیل کتاب مین ناممکن تہا جو لوگ احکام شاستر کے پابند نہین او وہین ساری قباحتین
ہیت پاک ہونیکی باعث مصنف مذکور نے اہل اسلام مین تحریر کیا لہ ہمارے فرقہ مین تصور نکیا جاہی اسطرح
اہل ہنود مین بہی تصور کرین کہ جنکو بہرشت ہنود لکہتے ہین

جواب تیسری فصل

اس فصل مین مسلمانونکے روزہ کی تعریف اور ہندوونکے روزہ یعنی برت کی مذمت اصل مین تعریف مین روزہ مسلمانونکے
فقط منقولات یعنی بحر حاکم مصنف تحفۃ الہند فی لجہنہ تحریر کی مگر کل احکام ہنود مین منقولات کم اور
معقولات زیادہ درج ہین جیساکہ ایکادشی کا برت مہینے مین دو بار ہوتا جسمین سواے صواب کے
حکمت سے بہی وہ یہ کہ فاقہ رہنے اور غذای زود ہضم کہانے سے تصفیہ مزاج ہوتا ہے اور سرمایہ
ایکادشی کی زود ہضم غذا اور ایکبار کمقدار کہانیکی تاکید ہے جسکی تشریح اس مختصر مین گنجائش نہین
رکہتی ایسی ہی اور برت کی خوبی بہت سے جو اشخاص انصاف پسند کو پسند ہونگی

جواب چوتہی فصل کا

صدقہ کی احکام سے احکام صدقہ مسلمانونکی توصیف اور ہنودکی توہین صاحب تحفۃ الہند نے جو تحریر کی
در اصل ہنود نے خیرات کا دینا بعد ادای حقوق ضروریکے لازم ہے جسکی تفصیل کتب دہرم شاستر ہنود
تحریر ہے مگر بعضے [illegible] اے رندر اپنے فائدہ کے خیال سے کہتے نہین کر نیکو اسلیے قدمانے لوگ بتلایا کہ

کہ جو شخص فلان روز متبرک فلان جاے متبرک مین با صحت بدنی لیلی دیگا تو خدای تعالی صحت کلی
اور یہ فائدہ دین و دنیا کا دیگا جسکی تمثیلات مین نقولات واقعی بہت سے تحریر ہین اگر کوئی جسم
کرے کہ وہ تو دیوتاؤن اور بتون کے نام پر خیرات کرتے ہین خاصتاً لله نہین پس یہ سمجھنا کہ جو کچھ ظاہر ہوا وہ الله
ہی کا ہے سوا اوسکے کب دوسری چیز موجود ہے جو غیریت ہو پس یہ فہم مصنف کی غلطی ہے

جواب پانچوین فصل کا

حج کا فرض ہونا مسلمانون پر اور کعبة الله کی عظمت اور بہت سے معابد ہنود کا مختلف جگہون پر ہونا
بیت الله کے اور اوسکی جو بیان مصنف نے بیان کین سو حالت معابد ہنود کہ جیسے وہ ہام کہتے ہین یعنی تیرتھہ
کہ جہان دریا جمع ہون مانند تربینی گنگا جی حصہ دوم مین بیان کر دکھا اگر تیرتھہ کا شبہہ ہو تو بیان
کریں کہ مسلمانون میں بہی ثواب زمزم کو کہ قدم مبارک ابراہیم خلیل الله کے پر اثر ہونے سے ظاہر ہونیکی وجہ سے
متبرک جانتی ہین ویسے ہی تیرتھہ ہای ہنود کا متبرک ہونا تصور کرین

جواب چھٹی فصل کا

اس فصل مین دونکو ثواب پہونچانا جو مسلمانونکے طور پر جو بدنی و مالی طور ثواب پہونچانیکی ہنود کے
طریق کی تفصیل وار از روز میت دہم و یازدہم چہاردہم مانند چہم فرقہ کی تاریخ و ششماہی و برسی
یعنی کنوار کی پندرہ تاریخونکی سرادہ اور مسلمانونکی بدعات و غیرہ کی توہین کر کے آپ ہی ہنود کی جانب کا
سوال کیا جیسا کہ ملا غیدی ہندونکی تہوار پر دیتے ہین اور پھر اوسکا جواب ہی دیتے ہین کہ یہ لوگ

ہمارے نزدیک فاسق ہیں سوای کتاب بڑھانیکے اور فضول کہنیکے حضرت مصنف نے طرفداری
کی اور راقم نے اونکے برعکس اختصار نویسی اختیار کی ورنہ طول تحریر میں دفتر ہای برپا ہو جاتے حاصل الحاصل
ہمارے وہان روز مرنے سے تا سال و پندرہ دن کنوار مانند شعبان کے بدنی و مالی طریق پر مردہ کے
نام پر ثواب پہونچانا کتب ہنود میں تحریر کیا ہے جیسے عوام ہنود بنجرا ہی فرقہ میں حسب احکام شاستر
ثواب پہونچاتے ہیں البتہ بعد مطالعہ کتب مع صورت خوبی سے ثواب ہوجانے میت کے واقف ہو نگے
مگر اہل دل نے دراصل یہ فرمایا ہے کہ بعد مرنے کے اختیار بدست مختار ہے تمام ثواب سے خوشنودی خدا
مقصود ہے انتہی یہانتک عاجز نے بطور نمونہ اول باب کے کچھ جوابات اور دوسرے باب کے تا امکان
کل فصل کے جوابات دالکھے اور آگے تیسرا باب جو تہا بابت کہ جسمیں سوال ایسے ہندو کا جیسے حضرت
تحفۃ الہند اور یہہ جواب بنا تحریر فرمایا ہے پھر خاتمہ کر کر پندرہ خوبیان دین اسلام کی اور
بعد اسکے ستر آدمی ہندو ونسے اسلام قبول کرنیکی حالات بیان کرکر ختم کیا سو اس راقم نے
بہی فضول کر جواب کو فضول سمجھکر یہیں ختم کیا اگرچہ اسکے بعد بہی شیخ سلیم صاحب نے مانند نقالوں کے
لکھدیے کہ دین ہرم ہی کا مستراد اور بعد اوسکے ہندو ونکی مذمت جسکا مصنف نامعلوم نے تحفۃ الہند میں
لکھی ہے مگر راقم عاجز نے وہی جوابات سابق کو کافی سمجھکر اعادہ نکیا باب دوسرے حصہ میں کچھ اصول
مذہب ہنود اور عام ہنود کے بیان کرونگا اور ان دو حصوں میں کچھ خوبیان مذہب ہنود کی اور گذارشات
قسطیں کرونگا پہلی لغزش اس کتاب میں یہ عکس تحفۃ الہند توہین نہ اس سے احتراز کیا گیا

ناظرین اگر کہین سہواً ایسے الفاظ ملاحظہ فرماوین خطای کاتب تصور کرین دوسری گذارش
جہانتک فہم ناقص مین معمات و نصائح دلپذیر حکماے ہنود قدیم کے معنی سوجہی تحریر کئے ہین اپنی ناقص
فہم و ذکا سے یہہ ہے کہ اگر اس سے زاید کوئی معنی عمدہ ذہن عالیمین آوی باصلاح فقرہ عاجز کو ابہام
تصور فرماکر رقم فرماوین تیسری گذارش مجہہ ناچیز کو اردو الفاظ کا کم محاورہ ہے اگر کسی جگہ بیجا
غیر مربوط الفاظ آجاوین معاف فرماوین چوتھی گذارش سری پرم اتما سد چد آنند پر برہم کا
ظہور یا بیان اوسکا ہی کہ کسی مذہب یا قوم کو برا یا بھلا نکہے بلکہ اپنی اعمال حسنہ کا امیدوار رہے اور
سے ڈرتے رہکر معبود مطلق کا جلوہ کون و مکان مین پر تو فگن مشاہدہ کرے اور صبح و مسا اسکا دہیان
دلمین تصور کرتا رہے پانچوین گذارش اس دنیاے فانی و عمر ناپایدار کا کیا اعتبار ہے
وقت کی قدر کرے کہ ان دونون کے پہر آنیکا کچہہ بہروسہ نہین اور جامہ انسان کہ خداوند تعالے نے
زیب کیا ہے ہوا و ہوس سے میلا نکرے کہ پہر اس جامہ کا بعد پہٹ جانے یا مفت میلا ہونیکے دستیاب ہونا
محال ہے چھٹی گذارش انسانکو جس غرض سے کہ پیدا کیا ہے اوس غرض کی پوری کرنیکی فکر کرے
وہ یہہ ہے کہ اپنی حقیقت کو نظر مین رکہے اور توشہ سفر آخرت کیلئے جمع کرے ساتوین گذارش ناظرین
اس ناچیز کے حق مین دعا کرین تا فضل الہی و رحمت نامتناہی سے مستفیض ہو

تمام شد

حصہ دوم

سری پرم اتما

سال اور سو برس کی عمر برہما کی اور چار جگ کی نام اور عمر یعنی تعداد یہ ہے کہ اول ست جگ جسکی عمر
سترہ لاکھ اٹھائیس ہزار برس دوسرا ترتا جسکی تعداد بارہ لاکھ چھیانوے ہزار برس تیسرا دواپر جسکی عمر آٹھ لاکھ چونسٹھ
ہزار برس چوتھا کلجگ جسکی تعداد چار لاکھ بتیس ہزار برس کی ہے اور سوا اسکی نت پرلے یعنی ہر روز قیامت جبکہ آدمی
سو رہے اور اگیان پرلے یعنی ناخداشناسی پرلے یاد اوسکے رہنا اب غور کرنا چاہیے کہ نہ پیدا ہو اور نہ مرو ایسا کچھ کرو
کہ نہ قیامت سے ڈرہو ہم نہ نرک کا خوف بلکہ دوام زندہ رہو ناظرین بھائی ایک مثال یاد آئی وہ یہ ہے دیکھو کہ مکڑی اپنی منہ سے
متعدد تار نکالکر دور دراز تک جالا بناتی ہے اور چند روز اوسمیں بود و باش کرتی ہے جب طبیعت چاہتی ہے تب وہ سارے
دام گسترہ کو اپنی پیٹ میں لیکر اکیلی گوشہ میں رہتی ہے اسیطرح پرم آتما سچدانند سروپ بنکر رہتا ہے اور جب
اس کھیل سے اوکتاتا ہے تب ساری کائنات کو عدم کرکے آپ اکیلا رہجاتا ہے

کیفیت دوبارہ جنم

مسلمانونکو دوبارہ جنم سے انکار ہے اور ہندو انکو اقرار دونوکی تنسیخ اور تصدیق ممکن ہے مسلمان جو دوبارہ جنم کے قائل نہیں
وہ بھی انکے نزدیک ٹھیک ہے وجہ اوسکی یہ ہے کہ جو پورا پورا احکام اسلام کا پابند رہے اور شرک سے بچنے کا عامل ظاہر نہیں
یعنی وہ ضرور دوبارہ پیدا نہیں ہوگا بقول مولوی معنوی شعر ہمچو سبزہ بارہا روئیدہ ام ہفتصد ہفتاد قالب دیدہ ام
ورنہ حیرت اور ہندو اسلئے قائل ہیں کہ ہر شخص کی باسنا یعنی خواہش تا مرگ نہیں چھوٹتی اسواسطے دوبارہ پیدا
ہونا لازم ہے اور جسکو وقت موت کے بفضل ایشور نصیب ہو یا مرشد کامل یا ستگرو کے وہ ہرگز جنم نہ پائیگا جس شخص کو مکتی کہتے ہیں
یعنی خلاص ہونا اور مکتی چار قسم ہے سالوک سامیپ ساروپ سایوج یار میں وصل ہونیکو کہتے ہیں یعنی

اسطرح وصل ہو کہ یار ہی یار رہجاوی اور آپ کہو جاوی سارو پ اوسکی مانند شکل ہو نیکو سمجھتے ہین شعر
اوسکی صورت ہو یار کیصورت ۔۔ ہو ہو گلعذار کیصورت ۔۔ جیسا کہ ایک کیڑا ہوتا ہی کہ روشنی کے لحاظ سی جگنو
یعنی کرمک شب تاب کو اپنے گہونسلہ مین رکہتا ہی پس جگنو ماری خوف کی کہ کسوقت مجھی کہا لیگا کلی مائل اور متصور
اوسکا ہو کر آپ بھی اوسی کیڑی کی مانند ہو جاتا ہی الاخر مگر اتنا اس مکتی مین فرق ہی کہ یار علیحدہ آپ علیحدہ ۳
سامیپ اوسکو نزدیک رہنی کو کہتے ہین کہ منظور نظر محبوب سے قریب حاصل ہو ۴ سالوک اوسکی شہر مین رہنی کو کہتے ہین
سن یہ دوام استغراق سے ان مکتونکی طلب کے سوا جیتنے تعلقات ہین وہ سب ہیچ ہین ہر شخص کو لازم ہے کہ پیروی
مکت ہونے کی کرے الحاصل جو کوئی عامل کامل ہے وہ تو مکت ہے یعنی خلاص ہین تو بندھا ہوا خواہ کسی قوم کی
کا ہو جیسا کہ خام تخم اگر زمین مین بویا جاے ضرور نشو و نما کریگا پختہ ہر تخم ہر چند زمین مین بویا جاے کبھی نہ
اوگیگا اگر اہل اسلام اپنی پختگی کی دلیل کرین تعجب یہ پوچہا جاے کہ آپ اگر تعمیل احکام اسلام کی ظاہر و باطن سے
پابند ہین تو سزاوار ہے ورنہ حیز ادر ہندوؤن حکمار قدیم کی کلام موافق الہام غیبی کی حکمت سے مملو ہین اسوجہ سے تحریر کیا
کہ اگر دوبارہ جنم کی تکلیف کی حالت جیسا کہ نطفہ کو ماکی پیٹ سی باہر آنیتک کی اور پیدایش کی درنج کی
کیفیت یاد رہیگی تو خوف سی تدبیر خلاص ہو نیکی کریگا اور اگر یہ خوف نہ رہیگا تو دل کہولکر مرتکب فسق و فجور کا
ہوگا کہ جس سے انتظام عالم مین فرق ہوگا اور فرق انتظام عالم نارضامندی الہی ہے اور نارضامندی الہی [illegible]
تنزل ادبار کا سبب ہے اور ہر شخص امتحان کرتا ہے کہ شب کو کاروبار دنیوی سی فارغ ہو کر جس [illegible]
تب اقسام کے خواب بوجہ خیالات بیداری کی ملاحظہ کرتا ہی پس خیالات زندگی بعد مرگ اور [illegible]

کری ذخیرہ ثواب بیشمار جمع کرین وجہ یہہ کہ جب غیرو انکو بوجہ ناداری و دمش وغیرہ کی نفع رسانی ہوتی ثواب
بیشمار حاصل ہوگا اگر کوئی یہہ سمجھے کہ وہانکے لوگ متمول ہوتے ہین کیا ضرور کہ دیا جاوے تو ناظرین خیال فرماوین
کہ اگر عام اسطرح تصور کرین کہ متمول ہونا بلکہ قوت بسری کرنا محال ہو اسلئے قدما فرہنگ ملک اسمین مختلف
تیرتھ بالہام غیبی وارشاد اوتار وغیرہ مقرر فرمائی ہین کہ ہر ہر جا مفلوک فائدہ اوٹھاوین اور بہوکون نہ مرین
اور بوجہ بے دقت خیرات ملنے کے سب لوگ بھی پیشہ نہ اختیار کرین اسلئے یہہ تاکید ہے کہ سوا مقرر اشخاص کے انکی
کوئی غیر ملت یا ملک کا اگر وہانکی خیرات لیگا بیشک عذاب الیم مین گرفتار ہوگا ناظرین کہانتک برکات کو
سنود کا اوصاف بیان کرون جب ہر ہر مقام کو تیرتھ کے حالات کی بابت انشاء اورشاستر سنینگے
تب انکا ہم سود مند ولایق خیر کا حال سمجھا جاویگا چنانچہ سب مین سے اعظم مہاتم سری گنگا جی مہارانی کا ہے
کہ موافق مذہب ہنود اسطرح ہے کہ راجہ بلی پوتا پرہلاد جی کا بسبب بہگت ہوا بخلاف قوم کے نانو
یار راجسو جگ کیا کہ جس جگ کے واسطے زر کثیر اور حکومت تمام زمین کی درکار ہے لاکن اس زمانہ میں
ناممکن ہے اسلئے مہاتماؤن نے ان پانچ باتوں کی ممانعت کی سو یہ ہین اشو امیدھ گو امیدھ سنیاس
بل پتر کہم دیور اج سُت او قتی کلو ینج برجیت یعنی اشو میدہ جگ اور گو میدہ جگ اور سنیاس
اور گوشت کی پنڈ وقت سرادہ کی دینا اور مفقود النسل ہونیکے اسباب سے بکہکر عورت یا جارت شوہر
اپنی دیور پاس بعد غسل ایام پندرہ دن تک ایکدن بعد ریتکے اور نطفہ سے پیدا ہوئی اولاد کو دیور کو اپنا
فرزند اور دیور اپنا بہائی کو بکائی ماکی سمجھے اس زمانہ مین محال تہا جو کہ گائی اور گہوڑا بعد انجام کار زندہ نہین سکینگے

اہل ہنود نے شیام رنگ ہونا لکھا ہے اور حکومت تمامی اقلیم کی ہاتھ آنا اور مینہ کثیر کا پانا اور مردہ کو زندہ کرنا
آسان نہیں البتہ یہ تمام باتیں اگلے راجاؤں کو حاصل تھیں اون اشخاص سے ہو سکتا تھا اگر تمامی حالات
جگ کے مفصل دیکھنا چاہیں تو کتاب بشنو پران میں ملاحظہ فرماویں یا سن لیں خیر اب مدعا برسر مطلب جب آغاز
جگ کا ہوا تب اندر کہ دیوتاؤں کا راجہ ہے اور سو جگ ہو چکے پر صاحب جگ اندر کو حکومت سے ہٹا کر آپ
تخت نشین ہوتا ہے اسلئے بہت گھبرایا اور درگاہ بے نیاز میں عرض کی کہ خداوندا بے میعاد معینہ کے
میری حکومت جاتی ہے وہ دعا مستجاب ہوئی اور باون جی مہاراج کا اوتار ہوا اور عین جگ کی وقت ہو چکنے پر
تین قدم خیرات زمین مانگی ہرچند شکراچارج نے منع کیا اور سمجھایا کہ اوتار ہے انکو دینا اچھا نہیں مگر راجہ نے
تسلیم کیا اور کہا کہ آئیے کچھ مانگا تب سری باون جی مہاراج نے اپنا جسم اتنا بڑھایا کہ برہمانڈ
یعنی کل زمین و آسمان دو قدم کے برابر بنایا اسوقت ستیہ لوک میں برہما یعنی سدرۃ المنتہی میں جبرئیل
علیہ السلام نے قدم دھویا اور وہ پانی اپنے کمنڈل میں رکھا القصہ اسوقت کا پانی رکھا ہوا راجہ بھاگیرتھ
نے کہ جسکے آبا و اجداد بھی ریاضت تپسیا قدر کر چکے تھے تپسیا سے برہما سے حاصل کیا اور شیو کی بھی تپسیا کر
سری گنگا جی کو آسمان سے زمین پر واسطے اودھار اپنے بزرگوں کے اور ساری خلایق کے لے آیا ظاہر امر ہو [illegible]
گنگا جی کی اصلیت کیلاس سے تین شاخیں ہو کر تحت و ارض و سما میں جاری ہے کہ جسمیں نہانا اور خیرات کرنا
نہایت ثواب ہے کل کیفیت مشرح کتب ہنود میں مندرج ہے ناظرین دیکھ لیں کہ جسکے غسل کرنے سے
عقل سلیم [illegible] جا ملتی ہے چنانچہ حال میں یہ اتفاق ہوا وہ یہ کہ دو مسلمان

انگریزی جمعیت کے سوار وہین ملازم تھے حسب اتفاق تبادلہ ہوا اور پانچ مقام سری گنگاجی کے کنارے
ہوے ایک مسلمان صاحب قضاے حاجت کیلئے ٹھیک دوپہر انکو جمعیت سے دو چار ہاتھ پرے کے نکلے
پیڑ تلے مجمع عوارات کا گاتی بجاتی دیکھا حیرت ہوئی کہ یا الٰہی آج ہندو مین کوئی نام تھوار کو
اور بالفرض سواے عوارات کے کوئی مرد نہین ایک عورت کو نزدیک بلا یا اور پوچھا جواب پایا کہ
حضرت ہم قوم جریل سے ہین ایک لڑکی کو دکھلا کہا کہ اس لڑکی کی شادی فلان میان صاحب
جو کہ رسالہ مین بھائی ہین ہوگی اور پرسون عقد ہوگا تب وہ شخص اپنے دوست کا نام سنکر گھبرایا
اور پھر پوچھا کہ یہ جریل اور وہ آدمی کسطرح بیاہ اور کیسا عقد تب وہ جریل مردم نما بولی
کہ وہ برغبت جنسی کا دالچہ کھائیگا اور پیٹ کے درد مین مبتلا ہو کر جان دیگا اور ہماری قوم مین
داخل ہو کر اس لڑکی سے بیاہ کریگا اس سوار نے یہ ساری سرگذشت سنی اور مقام پر اپنے
لوٹ کر اوس روز کا منتظر رہا جب روز موعود پہونچا باورچی استفسار طعام کیلئے موجود ہوا
ساتھ ہی فرمائش دالچہ کی ہوئی ہر چند دوست نے منع کیا مگر کھانیکے وقت دوست نے دالچہ کا
کٹورا اپنی جانب کھینچا شدنی امر سے دوست کو کھانیکے وقت احتیاج استنجا کی ہوئی
جب یہ اوٹھ گیا دوسرے نے وہ دالچہ برغبت تمام کھایا اور درد شکم مین مبتلا ہوا کسینے پان کھلائی
دوا بتلائی چونکہ دان خشک تھا پانی سری گنگاجی کا اوسمین ڈالا لیا اور پان کھلایا
گیا تب طائر روح نے قفس عنصری سے پرواز کی اوس دوست نے بگریہ وزاری تمام کفنایا دفنایا

اکثر روز قبل آنے کی راجہ اور پوجاری کو خواب ہوتا ہے صبح بالنغمہ وساز جسم عفیرا اوس اکر نکو لاکر تین
مورت مذکورہ تیار کرتے ہین اور وقت معینہ پر اندر جا کر وہ خول بھنا کر پہنانے خول کو جو
ایک غار اوسی پول مین ہے ڈالدیتے ہین اور وقت دروازہ کہولنے کے لحظہ بعد پڑہی اور راجہ
اور بندہ ہو جاتے ہین بھید راز کسیکو نہین کہلتا کہ اون مورتون کے اندر کیا چیز ہے اور بعد تسویہ
اولاد اوسی کام پر مستعد رہتی ہے یہ دستور زمانہ دراز سے مستمر ہے ہنود کو چاہیے کہ عمر مین
ایکبار درشن کرین کہ اس زمانہ کا اوتار ہے اور وہانکے معجزات و قدرت بہت ہین کہانتک تشریح
کیجاے چنانچہ سفینۃ الاولیا مین تحریر ہے کہ ایک بزرگ کا گذر ہوا کہ جسجا چند ہنود
سرِ ہا جگنّاتھ جی کی پوجا کر رہے تھے اوس مورت سے اوس بزرگ نے انا معبود کی صدا
سنی اور پہلے عرض کی پہر یہ صدا آئی کہ سجدہ کر عرض کی کہ سواے اللہ کے سجدہ کرنیکا حکم
نہین پایا ویسے معجزہ نمون لاحاصل بہت فضول ہین کہانتک تحریر کرون

کیفیت مورت پوجن جسمین بت پرستی لکھتی ہین

وجہہ معقول جلد اول مین تحریر کیجا ہوا ہے پہر لکہی جاتی ہین کہ مدار بت پرستی کا
یعنی فہم پر ہے مثل جنتر منتر ادا منتر یعنی اسما ہین کہ جسکی تاثیرات بیحد ہین اور سب قوم اسکی اثر
قائل ہین اسکی ماہر زمانہ سابق کے لوگ بہت تھے اس سے تسخیر آفتاب و مہتاب و ملائک و کواکب کا کام
لیتے تھے کا سناستر بڑی حجم کے ساتھ متعدد کتب سے مملو ہے اور جنگ کے وقت بہی سابق مین

اونہی کسکو ستربدیا لکہتے ہین اگر ایک تیر پر پڑہکر مارتے تہی ہزارون تیر نکلتی تہی اور ہزارون
وس ایک تیر سے مجروح و مقتول ہوتے تہے طرف ثانی مین بہی روکنیوالا دوسرا

حالی کرنیکی بہی منتر کام آتے تہے اگر شوق ہو مہابہارتکا فارسی ترجمہ کیا ہوا ابوالفیض فیضی کا
ملاحظہ فرماوین تو بخوبی حالات استربدیا اور شستربدیا کی معلوم ہوجاینگی اور سفلی منتر جدید
اس زمانہ کی نکالی ہوئے ہین الا وس اثر کو پہنچنا محال ہے کہانتک تفصیلی حالات تحریر
کرون کہ اس نسخہ مختصر مین گنجائش نہین پس ہندو مین بیت بٹہائی وقت منتر کی بہی پڑہتے
بٹہلاتے ہین کہ وہ بید منتر برہمن کو یاد رہتا ہے اور یہ برہمنونکا کام ہے خیر ہندو مین دو
قسم کی مورت بناتے اور پوجا کرتے ہین اول اچل کہ جسے آواہن بید منتر سے دیوتونکی
استہاپنا کرتی ہین یعنی نصب کرتی ہین کہ وہ مورت اوتسا وغیرہ کی وقت نہین چل سکتی
اور دویم چل کہ جس جگہہ چاہے وہان لیجاتے لیکر آتے ہین جیسا کہ سیوا مین اور رتہہ مین
اور گہر مین ہندونکی اکثر چل مورتین ہوا کرتی ہین اور بعضی اچل مانند دیوتونکی گہر مین بٹہلاتی ہین
اور اچل اچل کے سپاری وغیرہ رکہکر آواہن یعنی آمد کی منتر سے لیکر بسرجن یعنی رخصت کے منتر تک
پوجا کرتے ہین اور منتر دو قسم پر منقسم ہین بید اوکت اور شاستر اوکت اور جنتر تعویذ کو
لکہتے ہین کہ اوسمین اعداد لکہی جاتے ہین اوسکی بہی بہت ترکیبین اور اقسام کی ہیئت
اسکی بہی پوجا کرنے کا حکم ہے چنانچہ سفینۃ الاولیا مین مسطور ہے کہ ایک بزرگ کو برچہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم کا لکھا ہوا راہ مین پڑا دیکھا بزرگ نے پرچہ کو عطر کی شیشی سے تر کر کے معطر کیا

اور جاے محفوظ مین رکھا تب خضر علیہ السلام نے خوشخبری دی کہ ہو بشارت اللہ تعالی فرماتا ہے

کہ تو نے ہماری نام کو پاک کیا ہمنے تیرے نام کو پاک کیا اور طریقت دار اہل سلام مین یہ دستور ہے

کہ اول مرشد اپنے مرید کو اسم اللہ ایک پرچہ پر تحریر کر کے دیوار پر نصب کر کے ذاکر بیٹھ کر اسم ذات کو

ایسا لیسے تصور کرے کہ اسم مسمی کا جلوہ کری گویا یہ اسکی جوانی ہے ایسا ہی ہندو بھی بت پوجا

سے اسمین اگر کوی تردید کرے فضول ہے کیونکہ موسی علیہ السلام نے ایکبار کوہ طور پر

تشریف لیجاتے وقت کسی دہقان کو اسطرح گفتگو کرتے دیکھا کہ ای خدا تو اگر مجھے ملیگا تو تجھکو

خوب خدمت کرونگا تیری انکہو مین سرمہ لگاونگا تیرے بالونکو خوشبو کا تیل ڈالکر کنگہی سے صاف

کرونگا تیرے پاون دابونگا وغیرہ وغیرہ تب کلیم اللہ نے فرمایا کہ اے نادان خدا تعالی کو آنکہہ

ناک پاون ہاتہہ وغیرہ نہین ہین اور توحید فرمانے لگے اتنا سنتے ہی آگ عشق کی بجھ گئی اور مضمحل

اور رنجیدہ ہو گیا جب ایسا کہکر پیغمبر صاحب کوہ پر جا کر بہت سے سجدے کئے اور عرض کرتے رہے

مگر کوی جواب حسب عادت نپایا تب تو بہت گھبرائے اور بڑی عاجزی سے عرض کی کہ خداوند ان

اتنی خفگی مجھ نا چیز پر ہے تا اپنی کئے ہوے قصور کی معافی چاہون تب آواز آئی کہ ہم ایک

خاص بندہ سے خوش تھے تمنے انسمین مفارقت ڈالدی شاید تم مجھے اپنا محکوم سمجھتے ہو اور

مجھ مین یہ قدرت نہین کہ ہاتہہ پاون آنکھہ والا بنجاون مناسب ہے کہ اگر اوسکی فہمائش کرو

بالکلیہ محض تزئین کی عادت ہے اور مرجان دلی اپنی پیشوؤں شیخوں کی درشتی کیے ہوئے ہیں بہ الفعل کچھ خفیف سا ہے
مانند مثل بایزید بسطامی علیہ الرحمۃ کے حکایت سلطان محمود غزنوی جس وقت بسطام میں آیا
تمامی اولیا مشائخین ملاقات کو آئے جب رخصت ہو کر اپنی اپنی جگہہ تشریف لے گئے تب سلطان نے پوچھا کہ کوئی صاحب
باقی ہیں جو نہیں آئے تب امرا نے عرض کی کہ حضرت بایزید قدس سرہ تشریف نہیں لائے اور کو حکم ہوا کہ تم جاؤ اور میری
ملاقات کے لیے انکو ہمراہ لاؤ اگر نہ آویں تو یہ آیت سناؤ کہ اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم تو ضرور آوینگے کہ میں اولی الامر
ہوں جب وزیر انکی خدمت میں گیا بہت اصرار کیا راضی نہ ہوئے تب وہ آیت سنایا جواب میں حضرت نے فرمایا کہ در اطیعوا اللہ چنان
مستغرقم کہ از اطیعوا الرسول خجالتہا دارم تا بہ اولی الامر چہ رسد بہر حال بادشاہ ہی گیا الحاصل ہندوستان میں بیشتر
بایزید قدس سرہ کی فرصت بیچ سماسیو آئے ہیں کہتے اور رسومات بھی ہندوستان میں یہی کرتے ہیں کبھی ماتھے
مطابق ٹیکہ اور بھسم لگاتے ہیں اور طریق بھی یہ بیاہی یہاں جنگم نہیں ہوتے الا گوسائیں جو بھسم اور کچھ تیکہ گول
یعنی ولی کا ٹیکہ مانند ۔ کبھی ترپنڈر دلی یا چند نکا سور ہونکے موافق لگاتے ہیں انمیں بہت فرقہ
ہیں گیری بہارتی وغیرہ وغیرہ اور دیبی بھگت فقط لال رنگ کا بوند بعضی بر العضی چھوٹا بعضے سالم پیشانی
لگاتے ہیں اور بعضی سیندور ابرو کی بیچ میں لگاتے ہیں اور انمیں دو فریق ہیں ایک دکھن مارگ دوسرے بام مارگ دکھن
مارگ میں کچھ بدعت نہیں نکلے وہاں فقط سادہ پوجا کرتے ہیں اور بام مارگ میں جھٹکہ وغیرہ بھی ہے بھوگ کرتی ہیں
اس زمانہ میں عامل اس علم کے بہت کم ہیں جہ اتفاق زیاں کیلئے بہت نظر آتے ہیں متقدمین اکثر اس بام مارگ کے باعمل عالم
ہی ہیں اندنوں حیدرآباد میں قریب پچاس سال کے دو شخص گذرے ہیں کہ جنکی کرامت کے دیکھے ہوئے لوگ ابتک بعض موجود

یجر بیدم برہم دُہرم نسامی رگ بیدم وتیم دُورکم نسامی سام بیدم ترتیم دُورکم نسامی اتہرون بیدم
گرتہم نسامی یعنی تین رشتونسے یہ مراد ہے تین بید پر عمل کرے اول یجر بید دوسرا رگ بید تیسرا سام
بید گرہ سے یہ مراد ہے کہ جو تہی بید اتہرون کا عادی ہو کہ وہ بید نند عقدہ مالاینحل کے ہے اوسکا عمل بجز ہدایت
مرشد کامل کے حل نہین ہو سکتا

باب سکہا یعنی چہوٹی رکہنے مین

سکہا واسطے سمجہانے اس امر کے ہے کہ ہرچند یہ سب امور حسب احکام بید و شاستر کے ادا ہوتے ہین مگر برہمن بلکہ سب جہوٹوا لوگونکو
لازم ہے کہ خواہش الہی پر سبکو تکیہ مقرر رکہتے ہین یعنی طاقت الہی قدرت الہی یا بید کسی احکام کی نہین ہے بلکہ
سب پر غالب ہے انکا کرا اور یہ پیروسانگری کر جاری ہین سب احکام کا انہی سے اسلئے یاد دہی کیلئے یہ واسطے جہوٹو ہنود رکہتے ہین
اور قایم اللیل بلحاظ خواب و فکر و شغل کی لئے مفید سمجہتے ہین فقط

کچہہ طور انتظام راج کی زمانہ کا بطرز نمونہ لکہا جاتا ہے کہ زمانہ سابق مین یہ دستور تہا کہ جب کسیکو ولد نرینہ
پیدا ہوتی تہے مدرسہ سرکار مین جسطرف رجحان طبیعت اوس لڑکے کا دیکہتے تہے اوس علم و ہنر و کمال صنعت
حرفت وغیرہ کے متعلق مدرسہ سرکار مین اہالیان سرکار داخل کرتے تہے اور بعد جاوی ہونیکے اوس کام پر اوسکو
مامور کرتے تہے اور اوسکی حوصلہ و عزت موافق کے معاش اوسکی مقرر ہوتے تہے تا بفکر اسیکے کار نمایان ظاہر ہوا کرتے
تہے اور بہت بڑی ترقی اس انتظام کے باعث تہی جنانچہ تار و ریل و بیمان یعنی معلق ہوا پر چلنے کی سواری
یہ سب قدیمی ہین لیکن بسبب تغیر ملکی ہندوستان مین بلکہ روی زمین سے مفقود ہو گئی تہی سوا ب حکماؤن نے جاری کیا

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
؍؍	۱۵	جسکی بعد کشوشش ہی	آتی تھی کہ مین اسکا خالق ہون در اصل آواز ایک
۱۶	۲	دو امتحان	دونوں امتحان
؍؍	؍؍	برہماہنسکی شکل بنکر ہنس پہ بیٹھکر	برہماہنس پہ بیٹھکر
؍؍	؍؍	براہ تحریر	برابر میں تحریر
۱۷	۴	امیدوار رہی	امیدوار رہین
۱۹	۱	حضرت مذکو	حضرت مذکور
؍؍	۷	ہمپیدا ہوتا	پیدا ہوتا ھی
؍؍	۸	اختیا کیا	اختیار کیا
۲۰	۱۰	غلبسراسر	لے سراسر
؍؍	۱۱	عیش نہ کیا	عیش کیا
۲۱	۱	داکنا	ڈالنا
؍؍	۵	نتھا	انتھا
۲۲	۱	سرور کائنات کاکے ہی	سرور کائنات کا ہی
؍؍	۹	ملے یا جاتا ہے	پایا جاتا ہے
؍؍	۱۵	آہی کے	آہی سے
۲۳	۷	تحرمد	تحریر

صفحہ	سطر	غلط	صحیح
۲۳	۹	واقع	واقع
〃	۱۴	مشا	منشار
۲۴	۱	افعال مدموم ملکے افعال	افعال مذموم افعال
〃	۴	مذہب لولو	مدست تو
۲۵	۱	عابل	غافل
〃	۲	جیسی حی آنک	جیسی ہی آنک
۲۶	۶	کی سرمهر	کی سر چھپا
〃	۱۰	کا کسا صلح	کا منشا صلح
〃	۱۱	قوم جہلائی سنے	قوم پر
〃	۱۵	ھلالی سنے	جہلا سنے
۳۱	۴	حاولیا	اولیا
۳۴	۱۵	اسدیل کیجائی تب بھی	اگر دلیل کیجائے تب بھی
۳۶	۶	نزلت سے	لس سے پاکی
	۱۴	لم فہم	کم فہم
۳۷	۱۴	زنگار یہ جوڑ اسمیں	زنگ چھوڑا نہیں
〃	۱۵	کی اختلاف کی	کی احتیاط کی
۳۸	۱	ہاتھ اک نہیں	ہاتھ ایک نہیں
〃	۱۲	فدا ہنودے ایسی ہی	فدا ہنود ایسی ہی
〃	۱۴	جیسا انسانی	جیسا سالی
۳۹	۱۲	کہ آتش	کہ اس
۴۱	۱	خدائی تعالی	خدائی تعالی

تواریخ شاعران

من تصنیف رای لنگر پرشاد صاحب عیش خلف راجہ چھوٹو لال زیب اخوی مصنف

چون رقم کرد است وا ہب نسخہ ۔ بے نظیر و بے بدل از من شنو
ہاتف غیبی این صدا از غیب داد ۔ نسخۂ خوش طبع گردین بگو
سمت ۱۹۴۵

من تصنیف رای جہانکی چند صاحب آشفتہ قرابت دار مصنف

ہاتف غیب کا جب جواب ۔ کسنے لکھا مخزن فیض ہے
سال تصنیف کی غیب سے ۔ یہ آئی صدا گلشن فیض ہے
۱۳۰۶

من تصنیف لالہ گردہر پرشاد فہم ولد رای منوہر پرشاد برادر مصنف

کیون نہ گلزار اسکا ہوگا نام ۔ باغ یہ کیون نہو بہار ہی ہے
اسکی تاریخ طبع مین نے کہی ۔ باغ ہی سے پہ کہو بہار ہی ہے
۱۳۰۶

من تصنیف لالہ جانکی پرشاد حکیم خویش مصنف

الہی تا ابد باشد سلامت ۔ رقم کردہ کتابے قابل دید

پیدا ہوئی جو دل زتصنیفاتِ واہب ؛ ؛ سالِ یکے گلزار ز دلِ حسرت طبع گردید

۱۲۹۶

من تصنیف رائے کرپا شنکر صاحب حشم

از اہلِ قرابتِ مصنف

خوب ہے تردید کی تردید یہ ؛ ؛ ؛ اسکا سالِ طبع حشم نے یہ لکھا ؛

صدر کے پھل آئی بہار اس باغ میں ؛ شاد ہو گلزار فطرت چھپ گیا ؛

من تصنیف لالہ نوتن چند صاحب [illegible]

برادرزادۂ آشفتہ صاحب

مجھے حیرت تھی یہ کیا سما ہے ؛ یہ ہے کس واسطے نورانی روز آج

یکایک غیب سے آئی صدا یہ ؛ چھپی گلزار فطرت دلفروز آج

۱۲۹۶

تمام شد

الحمد للہ والمنہ کہ کتاب بہ [illegible] رفت انتساب از تصنیف ٹھاکر پرشاد صاحب متخلص بہ واہب باہتمام [illegible] جناب نامی و گرامی اعنی منشی جگت نارائن صاحب [illegible] چار مینار بماہ رجب المرجب سنہ ۱۳۰۶ ہجری روز دوشنبہ بمطبع خیر خواہ دکن [illegible] طبع پذیر گردید فقط